REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P. GDP. 6.

جلد ۳۸ — شمارہ ۴۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- عبدالحق فضل

★

نائب :- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ

سالانہ ۶۰ روپے

ششماہی ۳۰ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۲۵۰ روپے

فی پرچہ :- ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — 143516

۷ر جمادی الاول ۱۴۱۰ ہجری — ۷ر فتح ۱۳۶۸ ہش — ۷ر دسمبر ۱۹۸۹ء


## اخبارِ احمدیہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہے۔ الحمد للہ۔

احبابِ کرام حضور پُر نور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور اہم دینی مصروفیات میں معجزانہ کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں :۔

# نام نہاد تحفّظِ ختمِ نبوّت کے علماء کے لئے لمحۂ فکریہ!

منظور الٰہی ملک اعوان کے دو خطوط حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی خدمت میں موصول ہوئے تھے جن میں مباہلہ کی دعوت دی گئی تھی۔ ایک اخباری بیان بھی اُن کا اخبار (امروز) میں شائع ہوا ہے جو "بدر" کے اسی صفحہ کے کالم ۱ پر درج ہے۔ ان کے جواب میں جو خط اُن کو بذریعہ رجسٹری بھجوایا گیا اس کی ایک نقل بغرض اشاعتِ "بدر" محترم رشید احمد صاحب چودھری پریس سیکرٹری جماعتِ احمدیہ نے بھجوائی ہے جو درجِ ذیل ہے (ایڈیٹر)

جناب منظور الٰہی ملک اعوان صاحب!

آپ کے دو خطوط تحریر کردہ مورخہ ۱۱/۸۹ و ۱۲/۸۹ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد کو موصول ہوئے۔ جس کے جواب میں تحریر کیا جاتا ہے کہ آپ جو مباہلہ کرنا چاہتے ہیں وہ شیطانی مباہلہ ہے جس کا قرآن کریم میں کہیں ذکر نہیں ملتا۔ انبیاء کرام کے دشمن اور نمرود صفت لوگ ان کو آگ میں جلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ خود ساختہ عالمِ دین بنے ہوئے ہیں۔ اور قرآن کریم کے مطالعہ کی کوئی توفیق نہیں ملی اسی لئے ایسی باتیں کہہ رہے ہیں۔

آگ میں پھینکنے والے کا جواب تو سورہ بروج میں موجود ہے۔ آپ نے اپنا تشخص بتا دیا ہے کہ قرآن کریم آپ کو کن لوگوں میں شمار کرتا ہے۔ جہاں تک مباہلے کی بات ہے اگر آپ میں ذرہ بھر حیا کا مادہ ہوتا تو اپنے قلم سے لفظ مباہلہ لکھتے ہوئے شرما جاتے۔ مباہلہ خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کا نام ہے تاکہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو اور اس کا افتراء اُلٹا اس پر پڑے۔ اور وہ ذلیل و رسوا ہو۔

سب سے پہلے جس کا جھوٹ ظاہر ہُوا وہ آپ کا تھا۔ آپ نے ۱۹۸۳ء میں ایک بیان دیا تھا جو لولاک ۱۲ر مئی ۱۹۸۳ء میں شائع ہُوا تھا۔

"مولانا اسلم قریشی مبلغ ختم نبوت سیالکوٹ نے معراجکے میں ۱۱ر فروری کو تقریر کی اور ۱۷ر فروری کو تقریر کرنے سے پہلے ہی انہیں قادیانیوں نے اغواء کرکے قتل کر دیا ہے۔"

پھر ۷/۱۹۸۵ اکو آپ تحریر کرتے ہیں:-

"قادیانیوں نے ۱۷/۲/۱۹۸۳ کو مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ ختم نبوت سیالکوٹ کو اغوا و قتل کیا۔"

اور ۲۵/۴/۱۹۸۹ کو جنرل ضیاء اور جونیجو صاحب کی خدمت میں ایک کھلے خط میں لکھا:-

"مجھے ایک ہزار فی صد یقین ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی کو جب وہ دوبارہ ۱۷/۲/۱۹۸۳ کے دن تردید مرزائیت پر تقریر کرنے کے لئے موضع معراجکے روانہ ہوئے تو مرزا طاہر کے حکم سے قادیانی مرتد کمانڈوز نے ۱۱/۲/۱۹۸۳ کے جمعہ کی تقریر کے بعد طے شدہ پروگرام کے مطابق تالاب شیخ مولا بخش کے بس سٹینڈ یا اس کے قریب معراجکے تقریر کرنے کے لئے لیجانے کے بہانے کار میں بٹھا کر بے ہوش کر لیا اور اغواء قتل کر دیا۔"

آپ نے یہ بھی لکھا کہ اگر ایسا ثابت نہ ہو تو پھر مجھے مولانا محمد اسلم قریشی کا مجرم قاتل سمجھ کر علامہ اقبال چوک سیالکوٹ میں پھانسی دے دی جائے۔"

یہ آپ کے الفاظ ہیں۔ اب بتائیے جب مباہلہ کے ٹھیک ایک ماہ بعد ۱۰ر جولائی ۱۹۸۸ء کو اسلم قریشی زندہ برآمد ہو گیا تو آپ کا جھوٹ ثابت ہو گیا کہ نہیں۔ اگر آپ میں صداقت نام کی کوئی چیز ہوتی اور آپ کو اپنے قول کا ذرا بھی پاس ہوتا تو اسلم قریشی کے نمودار ہونے کے بعد حکومتِ پاکستان اور صدرِ پاکستان سے مطالبہ کرتے کہ آپ کو علامہ اقبال چوک سیالکوٹ میں پھانسی دے دی جائے۔

آپ کو تو اس واقعہ کے بعد شرم سے ڈوب جانا چاہیئے تھا اور مباہلہ کا نام تک نہیں لینا چاہیئے تھا۔

جہاں تک مسلمان ہونے کا تعلق ہے اس کے متعلق آپ کی سند کی کسی احمدی کو ضرورت نہیں۔ اسلام کی سند خدا تعالیٰ سے ملتی ہے۔ آپ کے "اسلام" کی کوئی حیثیت نہیں اس لئے آپ اپنے "اسلام" کی فکر کریں۔

خاکسار

رشید احمد چوہدری

پریس سیکرٹری جماعتِ احمدیہ

۲۴ — ۱۰ — ۸۹

## منقولات

## مجھے اور مرزا طاہر کو آگ میں ڈال دیا جائے حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا

### منظور الٰہی ملک نے مرزا طاہر کی طرف سے مباہلے کے چیلنج کا جواب بھیج دیا

سیالکوٹ ۲۰ر جولائی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن منظور الٰہی ملک اعوان نے کہا ہے کہ قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے انہیں ۱۰ر جون ۸۸ء کو مباہلے کا چیلنج دیا تھا جس کا جواب انہوں نے دے دیا لیکن مرزا طاہر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ منظور الٰہی ملک نے مرزا طاہر کو چیلنج کیا ہے کہ وہ لندن میں جہاں اور جس وقت چاہے مباہلہ کر سکتا ہے۔ اس جگہ چالیس لکڑیوں کو آگ دکھا دی جائے پھر مرزا طاہر اور مجھے دونوں کو اس الاؤ میں پھینک دیا جائے آگے جو اللہ کو منظور ہُوا حق اور باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔

(روزنامہ "امروز" ۲۱ر جولائی ۱۹۸۹ء)

قارئینِ کرام کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ "بدر" کا اگلا پرچہ جلسہ سالانہ نمبر ہوگا۔

(ایڈیٹر)


منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:۔ نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ ر فتح ۱۳۶۸ ہجری شمسی

# مُباہلہ کیرلہ کے نہایت ایمان افروز نتائج !

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ ر جون ۱۹۸۸ء کو آئمۃ المکذّبین کو مباہلہ کا جو کھلا کھلا چیلنج دیا تھا وہ قرآن کریم اور حدیث نبویؐ کے مطابق ایک سال کی میعاد کے ساتھ موجودہ زمانہ کے وسائل اور ذرائع ابلاغ کے اعتبار سے نہایت متوازن، محفوظ، پُر امن، تحریری اور بذریعہ پریس چیلنج دیا گیا اور جملہ ضروری شرائط سے مزیّن تھا۔ لیکن مکذّبین اور مکفّرین نے مختلف بہانے بناکر اس کو قبول کرنے کی بجائے راہِ فرار اختیار کر لی ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے

کیرلہ کی انجمن اشاعتِ اسلام اور جماعتِ اسلامی وغیرہ نے یہ بہانہ بنایا کہ مُباہلہ وہ ہوتا ہے جو آمنے سامنے ہو۔ اور اس بہانہ کو اختیار کرکے اصل مباہلہ کے مقابل پر راہِ فرار اختیار کر لی۔ یہ بہانہ محض نادانی اور ناسمجھی کی وجہ سے تھا۔ کیونکہ قرآنِ کریم اور حدیثِ نبویؐ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے کبھی کوئی مباہلہ آمنے سامنے کوئی جگہ مقرر کرکے کیا ہو۔ اور موجودہ زمانہ کے ذرائع ابلاغ کا بھی تقاضا یہی ہے کہ بذریعہ پریس مُباہلہ ہو۔ جو نہایت محفوظ، پُر امن اور ہر خاص و عام سے ربط پیدا کرنے کا سب سے زیادہ قابلِ اعتماد اور موثر ذریعہ ابلاغ ہے۔ اور قرآن کریم میں اس کے جواز کے لئے نصِّ صریح بھی موجود ہے کہ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (التکویر) کہ اس وقت کو یاد کرو جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔ اس ذریعہ ابلاغ کی پُر امن افادیت آج ظاہر و باہر ہے۔ ؎

امن و سُکوں کا روئے زمیں کو جمال دو
نفرت کا زہر پیار کے امرت میں ڈھال دو

کیرلہ کے مکذّبین کی یہ ضد اور نادانی اسی قسم کی تھی جیسے کوئی شخص اعتراض کرے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں تو تیل سے چراغ جلائے جاتے تھے، آج اسلام کے متبرک ترین شہر مکّہ اور مدینہ بجلی کے قمقموں سے کیوں جگمگا رہے ہیں؟ یا یہ کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے تو طویل سفرِ حج اُونٹنی پر طے کیا تھا، آج لوگ ریل، موٹر کاریں اور ہوائی جہاز سفرِ حج کے لئے کیوں استعمال کرتے ہیں؟ یا یہ کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں تو بڑی سے بڑی جنگ تلوار اور نیزہ سے لڑی جاتی تھی، آج کیوں ترقی یافتہ اسلحہ کو میدانِ جنگ میں ترجیح دی جاتی ہے؟؟ ایسی ذہنیت رکھنے والے ملّاجی کو بڑے پیار سے سمجھانا پڑے گا کہ یہ سب نادانی کی باتیں ہیں۔ آج سائنس کی ترقی کے نتیجہ میں منظرِ عام پر آنے والی یہ تمام چیزیں قابلِ ترجیح ہیں۔

بالکل اسی طرح ملّاجی کو یہ بھی سمجھانا پڑے گا کہ دورِ حاضر میں مُباہلہ کے لئے پریس ہی ایک ایسا ذریعۂ ابلاغ ہے جو ہر لحاظ سے قابلِ ترجیح ہے ؎

رُتوں پہ بس نہ چلا ورنہ یہ چمن والے
ہوائیں بیچتے نیلام رنگ و بُو کرتے

سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے مکذّبین کے اصرار پر کیرلہ میں آمنے سامنے مُباہلہ کرنے کی جماعتِ احمدیہ کیرلہ کو اجازت ضرور دے دی۔ لیکن یہ بتانے کے لئے کہ مکذّبین کا یہ موقف نہایت کمزور ہے، تنبیہاً یہ پابندی بھی لگادی کہ صرف ایک مرتبہ ایسا مُباہلہ کرنے کی اجازت ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی ناسمجھ آدمی ضد کرے کہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں تو ہاتھ سے لکھے ہوئے قرآن کریم پر ہی تلاوتِ قرآنِ کریم کی جاتی تھی۔ لہٰذا وہ پریس میں طبع ہونے والے قرآن کریم پر تلاوت نہیں کرے گا۔ گو ایسے شخص کی ضد اور نادانی کی وجہ سے اُسے اجازت دے دی جائے گی کہ وہ ہاتھ سے لکھے ہوئے قرآنِ کریم پر ہی تلاوت کر لیا کرے۔ لیکن تنبیہاً ایسے مُلّاجی کو بڑے پیار سے سمجھانا پڑے گا کہ اُن کا یہ موقف نہایت کمزور ہے۔ کیونکہ اس پر باقی لوگ عمل نہیں کر سکتے۔ اس کے مقابل پر پریس میں طبع ہونے والا قرآن کریم معمولی ہدیہ پر آسانی سے دستیاب ہے۔ جس سے ہر امیر اور غریب آدمی آسانی سے استفادہ کر سکتا ہے ؎

اک موجِ ارتقا کے سہارے چلا ہوں مَیں
ٹھیروں کہیں پہ ایسی توقع فضول ہے

بہرحال کیرلہ کے مکذّبینِ احمدیت پریس کے اصل مُباہلہ سے راہِ فرار اختیار کرنے کے نتیجہ میں اس تباہی اور ہلاکت سے ضرور بچ گئے جو ایک سال کے اندر ان پر نازل ہونے والی تھی۔ کیونکہ قرآنِ کریم سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر وسیع ہے۔ اسی لئے ہمارے پیارے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم رحمۃ للعالمین ہیں۔ اور ہر مومن کا دِل مخلوقِ خدا کی ہمدردی کے لئے خاص طور پر نرم ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالےٰ کی رحمت مباہلہ پر بھی حاوی ہے۔ جو راہِ فرار اختیار کرنے والوں کو بھی ضرور فائدہ پہنچاتی ہے۔ اِسی رحمت کے نتیجہ میں نجران کے عیسائیوں کو مُباہلہ قبول کرنے سے راہِ فرار اختیار کرنے کی وجہ سے اِتنا ضرور فائدہ پہنچا تھا کہ وہ عبرتناک تباہی اور بربادی سے بچ گئے تھے۔ ورنہ رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حدیث کے مطابق اگر وہ مباہلہ قبول کر لیتے تو ایک سال کے اندر اندر تباہ و برباد کر دیئے جاتے۔

اِسی طرح کیرلہ کے مکذّبین کو حضور انور کے مُباہلہ کے مقابل پر راہِ فرار اختیار کرکے اس قدر فائدہ ضرور پہنچا کہ وہ خطرناک تباہی و ہلاکت سے بچ گئے۔ لیکن مباہلہ کیرلہ قبول کرنے کی وجہ سے یہ ایمان افروز نتیجہ ضرور سامنے آیا کہ آمنے سامنے مُباہلہ کرنے کے باوجود فریقین کو پریس کا ہی قابلِ اعتماد سہارا لینا پڑا۔ کیونکہ مجبورًا فریقین کو مُباہلہ کی پُوری کارروائی یا اس کے ترجمے اخبارات میں شائع کرنا پڑے ؏

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

اِس مباہلہ کا دوسرا عظیم الشان نتیجہ یہ نکلا کہ مباہلہ کے بعد مکذّبینِ احمدیت کے علماء نے اپنے مسلک کے اخبارات میں عجم سے عرب تک شائع کیا کہ مُباہلہ کے دُوسرے ہی روز امیر جماعتِ احمدیہ کیرلہ محترم ڈاکٹر منصور احمد صاحب ایم-بی-بی ایس اور مشنری انچارج کیرلہ محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب جو دُعائے مباہلہ میں شریک تھے فوت ہوگئے ہیں۔ یہ سراسر جھُوٹ تھا۔ کیونکہ یہ دونوں معززین اللہ تعالےٰ کے فضل سے زندہ موجود ہیں اور سلسلہ کی پُر وقار خدمات، انجام دے رہے ہیں۔

یہ تمام کارروائی بھی اسی پریس اور اخبارات کے ذریعہ ہی منصۂ شہود پر آئی ہے جس پریس سے راہِ فرار اختیار کرتے ہُوئے مکذّبینِ احمدیت نے آمنے سامنے مباہلہ کو ترجیح دی تھی۔

تیسرا ایمان افروز نتیجہ ان مکذّبین کے جھُوٹا ثابت ہونے کی وجہ سے یہ نکلا ہے کہ یہ سب لوگ قرآن کریم کی آیتِ مُباہلہ لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ کے مصداق ثابت ہوگئے ہیں۔ اور حق و باطل میں کھُلا کھُلا امتیاز پیدا ہو گیا ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلِک۔

ہمیں کسی قوم یا فرد کی ہلاکت سے کبھی خوشی نہیں ہوتی۔ بلکہ قلبی دُکھ پہنچتا ہے۔ البتہ اُن کے لئے امکانِ ہدایت کا موقعہ پیدا ہونے یا ہدایت پانے سے ضرور خوشی پہنچتی ہے۔ پس ہم خوش ہیں کہ اصل مباہلہ سے راہِ فرار اختیار کرنے کے نتیجہ میں کیرلہ کے مکذّبین عبرتناک تباہی اور ہلاکت سے بچ گئے۔ اور کیرلہ مباہلہ میں شریک ہونے کے نتیجہ میں آیتِ مباہلہ لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ کے مصداق ثابت ہوگئے۔ اور اِس طرح صداقتِ احمدیت کا عظیم الشان نشان انہوں نے اپنے نفوس میں پورا ہوتے دیکھ لیا۔ اور اُن کے لئے موقعہ پیدا ہوگیا ہے کہ وہ احمدیت کی جوئے شیریں کے کنارے پر بیٹھ کر اپنی تشنگی بجھا سکیں ؎

سوچتے اور جاگتے سانسوں کا اِک دریا ہُوں میں؛ اپنے گم گشتہ کناروں کیلئے بہتا ہُوں میں

(عبد الحق فضل)

خطبہ جمعۃ المبارک

# خدام الاحمدیہ کا نظام ہو یا لجنہ یا انصار اللہ کا ان میں ابھی وہ پختگی نہیں آئی وہ روانی نہیں آئی کہ وقت کے خلیفہ کی ذاتی براہِ راست توجہ کے بغیر یہ پوری طرح جاری و ساری ہو سکیں اور یہی قوتیں سب CONSCIOUS دماغ کے سپرد کیے جا سکیں، مرکزی اجتماعات کے موقع پر جو انتخاب ہوئے ان میں یہ واضح ہدایت بھی تھی کہ آپ اپنے اپنے ملک کے صدر کا انتخاب کریں اور وہاں عمداً مرکزی لفظ استعمال نہیں کیا تھا۔ حضرت ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۳۰ اکتوبر کو دو بجے

## کینیڈا میں وفات پا گئے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳ نبوت ۱۳۶۸ ہش / ۳ نومبر ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد جاوید صاحب۔ دفتر پی۔ایس لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

وقت کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں بھی بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور جہاں تک نظام خلافت کا تعلق ہے، بظاہر بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کے نتیجے میں اس کو براہ راست پھیلتے ہوئے کاموں سے واسطہ نہیں رہنا چاہیئے اور سلسلہ وار بیچ میں دوسرے واسطوں کو پیدا ہونا چاہیئے کیونکہ یہی دنیا کا نظام ہے اور اسی طرح دنیا کے نظام بڑھتے اور پھیلتے ہیں۔

### لیکن جماعت احمدیہ میں یہ صورت نہیں ہے

خلافت کے ساتھ نظام کے ہر جزو اور ہر شعبے کا ایک ایسا گہرا براہ راست تعلق ہے کہ یہ تعلق محض نظام جماعت کے شعبوں سے ہی نہیں، ان سے پار اتر کر ہر فرد بشر سے بھی جہاں تک ممکن ہے یہ تعلق قائم ہوتا چلا جاتا ہے اور تعلق کے یہ دائرے پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ بظاہر یہ بات ناممکن دکھائی دیتی ہے اور دنیا کے دانشوروں نے غور اور قریب سے جماعت احمدیہ کا مطالعہ کیا ہے، وہ یہی نتیجہ نکالتے ہیں لیکن امر واقعہ یہی ہے کہ نہ صرف یہ کہ ممکن ہوتا چلا جا رہا ہے بلکہ اس کی ضرورت اور بھی زیادہ شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ ابھی حال ہی میں ایک ایسی کتاب کینیڈا سے شائع ہوئی ہے جس کا میں نے گذشتہ خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا۔ پروفیسر ہینوگلٹیری HANOGULTAIRY نے ایک کتاب لکھی ہے CONSCIENCE AND COERCION۔ اس میں جماعت احمدیہ کے نظام کا مطالعہ کرتے ہوئے، معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذہانت کی وجہ سے بہت گہرائی میں اترے ہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ خلافت کا جماعت کے ساتھ رابطہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرے لئے یہ ایک ناقابلِ یقین چیز تھی مگر میں نے غور سے دیکھا تو یہ ناقابلِ یقین چیز واقعتہً موجود پائی۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے لئے بہت مشکل ہے کہ میں صحیح معنوں میں بیان کر سکوں جو میں نے دیکھا ہے مگر خلاصہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ

### خلافت اور جماعت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

اور دونوں اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ باہم پیوستہ ہیں کہ ایک کو دوسرے سے الگ شخصیت کے طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اپنے محبت کے تعلق میں، اپنے نظام کے تعلق میں، اپنے مسائل کے تعلق میں وہ ایک ہی وجود بن گیا ہے اور اس ضمن میں وہ ایک بہت ہی دلچسپ بات یہ لکھتے ہیں کہ میں نے جب خلافت کے کاموں پر غور کیا تو مجھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ ناممکن چیز ہے یہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب میں نے قریب سے دیکھا اور ملاقاتیں کیں تو مجھے پتہ لگا کہ واقعتہً یہ ناممکن، ممکن بنا ہوا ہے۔ بہت سے احمدیوں سے میں نے سوال کیا کہ آخر یہ کیوں ہوا ہے تو انہوں نے کہا کہ

### یہ معجزہ ہے اور خدا کی ہستی کا ثبوت ہے

اور اس بات سے ہمارے یقین زندہ رہتے ہیں اور ایمان تازہ ہوتے ہیں کہ جو چیزیں دنیا کی نظر میں ناممکن ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے جماعت میں ممکن کر دکھائی ہیں۔ تو وہ لکھتے ہیں کہ جو چیزیں ایک بیرونی نظر سے دیکھی جائیں، لاینحل دکھائی دیتی ہیں، ان کا حل جماعت احمدیہ کے نزدیک یہی ہے کہ خدا ایک زندہ ہستی ہے جس کا جماعت سے تعلق ہے اور وہ جماعت کے لئے

### ناممکن کاموں کو ممکن بناتا چلا جاتا ہے

میں ان کے اس مطالعہ سے بڑا متأثر ہوا کیونکہ میں نے کبھی کسی مستشرق کو بیرونی دائرے کے سوا گہرائی میں اترتے نہیں دیکھا بڑے بڑے عالموں کی کتابیں میں نے پڑھی ہیں لیکن ان کے تمام مطالعے سرسری ہوتے ہیں اور جلد سے نیچے نہیں اترتے۔ اس مصنف نے حیرت انگیز ذکاوت کا ثبوت دیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر روحانیت کا کوئی مادہ ہے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ان کو اندر اترنے کی بصیرت عطا فرمائی ہے بالعموم نظام جماعت کا ان کا مطالعہ درست اور قابلِ اعتماد ہے۔

اور اس پہلو سے یہ کتاب نہ صرف پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے بلکہ غیر از جماعت دوستوں اور غیر مسلموں کو بھی جماعت کا تعارف کروانے کے لئے ایک بہت اچھی کتاب ہے۔ جہاں تک عقائد کی تفاصیل کا تعلق ہے، جہاں تک اختلافات کا تعلق ہے۔ بہت معمولی بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں انسان کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ یہ اس جگہ میں نسبتاً زیادہ تفصیل سے گفتگو کر لیتے تو شاید یہ ایک آدھ سقم بھی باقی نہ رہتا لیکن یہ چیزیں تو ہر مصنف کی کتاب میں، خواہ وہ کیسا ہی گہرا محقق کیوں نہ ہو، پائی جاتی ہیں لیکن ان کی کتاب میں سب سے کم پائی جاتی ہیں۔ اس ذکر کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی کہ جماعت احمدیہ کے ذیلی نظام پر غور کرتے ہوئے میں نے اس ضرورت کو محسوس کیا کہ اس کے روابط میں کچھ تبدیلی پیدا کی جائے اور اس تبدیلی کا رجحان اسی طرف ہے جو میں نے بیان کیا اور جو اس مصنف نے بھی محسوس کیا کہ

## ہر نظام کے ہر شعبے کا ایک براہ راست واسطہ خلیفۂ وقت کے ساتھ پایا جاتا ہے

جو کام کے پھیلنے کے باوجود درمیان میں منقطع نہیں ہوتا اور کسی اور تعلق کا محتاج نہیں رہتا۔ چنانچہ انہوں نے ایک مثال یہ لکھی کہ جن دنوں میں میں انگلستان آیا ہوا تھا، غالباً نیو یارک سے ایک انجنیئر پہنچے ہوئے تھے، وہ ایک احمدیہ مسجد کا تفصیلی نقشہ اور اس کی ساری تفاصیل اور مستقبل کے متعلق کہ کیا کیا وہاں ہوگا۔ وہ سب چیزیں لے کر آئے تھے اور انہوں نے ان کو بتایا کہ جب تک ہم خلیفۂ وقت کو دکھا کر اس سے تمام تفاصیل منظور نہ کروالیں اور مزید ہدایت نہ حاصل کر لیں، ہمیں تسلی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہم مجبور ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ دنیا بھر میں اس طرح تفصیل کے ساتھ اتنے کام ہو رہے ہیں اور یہ سارے ایک ذات میں اکٹھے کیسے ہو سکتے ہیں چنانچہ اس ضمن میں انہوں نے بات چھیڑی۔

خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے انتظام میں میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ ایک رخنہ پیدا ہوا ہے، جو واسطے کی کمی کا رخنہ ہے اور وہ اس طرح کہ اب تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دفاتر اور انصار اللہ مرکزیہ کے دفاتر اور لجنہ کے دفاتر ربوہ میں تھے اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ ان معنوں میں مرکزیہ ہیں کہ تمام دنیا کی مجالس کے اوپر وہ نظر رکھتے ہیں اور ان کو نظر رکھنی چاہئے اور ان کے مسائل سے واقف ہیں اور ان کی راہنمائی کر رہے ہیں۔ میں نے چند سال پہلے یہ محسوس کیا کہ یہ بات درست نہیں ہے اور اور بھی بہت سے رخنے وقتاً فوقتاً کے ساتھ مطالعہ کے نتیجے میں میرے سامنے آنے شروع ہوئے۔ اول یہ کہ دنیا کے اکثر ممالک کے حالات پر ان ذیلی مجالس کے دفاتر کی نظر ہے نہ ہو سکتی ہے کیونکہ وہ بہت مختصر سا نظام رکھتے ہیں اور جماعتیں جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں، ان کے مسائل کی تفاصیل، ان کے حالات سے باخبری یہ ایک بہت ہی بڑا کام ہے جس کے لئے بہت گہرے روابط اور مسلسل روابط کی ضرورت ہے اور محض ایک رابطے کی رَو کافی نہیں بلکہ مختلف رویں چلنی چاہئیں جو ہر طرف سے رابطے کو ایک مضبوط دھارے کی شکل میں تبدیل کر دیں۔ خدام الاحمدیہ کے مرکز میں اگر صرف خدام الاحمدیہ کے بعض شعبوں کی طرف سے یا بعض مجالس کی طرف سے اطلاع آتی رہیں تو ان کو کچھ پتہ نہیں کہ لجنہ میں وہاں کیا ہو رہا ہے۔ وہاں انصار اللہ میں کیا ہو رہا ہے۔ وہاں جماعت کے عمومی رجحانات کیا ہیں اور وہ اس باریک دھارے سے حاصل ہونے والی معلومات کے نتیجہ میں ایک نتیجہ اخذ کرتے اور اس کے اوپر بعض احکامات جاری کرتے تو اس کے نتیجے میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو سکتی تھیں۔ جو خرابی دکھائی دی وہ ایک معنی میں خوبی بن گئی کیونکہ روابط کم تھے، اس لئے غلط فیصلے بھی کم ہوئے اور بہت کم ایسے مواقع پیش آئے کہ مجالس مرکزیہ نے مختلف ممالک کے بارے میں اپنی ذیلی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے ایسے فیصلے کئے جو بعد میں مشکلات کا موجب بن سکتے۔ یعنی اول تو فیصلے ہی بہت کم ہوتے تھے مگر جو فیصلے ہوتے ان میں ایسی مثالیں شاذ و نادر پیش آتی رہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تحریک جدید نے خلافت کے سامنے اپیل کی مجلس خدام الاحمدیہ یا مجلس انصار اللہ یا مجلس لجنہ اماء اللہ، یہ اپنی ذات میں ایسے فیصلے کر لیتے ہیں، ان کو حالات کا پتہ ہی کچھ نہیں اور وہ جماعت کے لئے مضر اور نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک اور رابطہ بیچ میں قائم کر دیا گیا یعنی مجالس کے صدران تو وہی رہے لیکن وہ رفتہ رفتہ اس بات کے پابند کر دیئے گئے کہ تحریک جدید کو اپنا مُشیر سمجھیں اور اس کے نتیجے میں ایک انوکھی شکل پیدا ہو گئی۔ تحریک جدید انجمن کا رنگ رکھتی ہے اور نظام جماعت کے اوپر، جہاں تک بیرون پاکستان کا تعلق ہے بیرون ہندوستان یا بیرون بنگلہ دیش بھی شامل کر لینا چاہئے، سارے نظام کی ذمہ دار تحریک جدید ہے لیکن یہاں ذیلی تنظیموں کے ایک قسم کے نائب کے طور پر یا مشیر کے طور پر کام کرنے لگی اور ذیلی تنظیموں میں یہ احساس پیدا ہونا شروع ہوا کہ یہ مشیر اتنا طاقتور ہے کہ اس مشیر کو ہم لگام نہیں دے سکتے اور جو مشیر تھا وہ عملاً نگران بن گیا لیکن عملاً نگران اس رنگ میں بنا کہ وکیل التبشیر بھی ان باتوں پر تفصیل سے غور کرنے کے بعد مشورے نہیں دیتا تھا بلکہ دفتری طور پر ایک قسم کی دخل اندازی سی شروع ہو گئی اور دونوں جگہ بے اطمینانی کا احساس بڑھنے لگا جب اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری میرے سپرد فرمائی تو مجھے یہ خیال آیا کہ مرکزی تنظیموں کے وقار کو بحال کرنے کے لئے جب تک دنیا کے یہ قائدین مقرر ہیں، ان کو اپنی ذمہ داری کا کچھ نہ کچھ احساس دلایا جائے اور ان سے کہا جائے کہ دنیا سے تعلق رکھو اور رابطے بڑھاؤ اور سفر اختیار کرو اور معلوم تو کرو کہ کیا ہو رہا ہے۔ اس کے بعد جب اہم فیصلے کرو تو تحریک جدید سے ضرور مشورہ کرو لیکن بالعموم خلافت سے جو ہدایتیں تمہیں ملتی ہیں وہ دنیا میں جاری کرو اور اگر مرکزی کہلانا ہے تو مرکزی بنو۔ چنانچہ جب انہوں نے مرکزی بننا شروع کیا تو پھر بعض اور خامیاں سامنے آنی شروع ہوئیں۔ بہت سے ایسے غلط فیصلے ہونے شروع ہوئے جو پہلے کام نہ ہونے کے نتیجے میں نہیں ہوتے تھے۔ اب جب کام کھل کے ہونا شروع ہوا تو پتہ لگا کہ یہ محدود دائرے کی اطلاعیں ہیں اور محدود دائرے کی اطلاعات جب مرکز میں پہنچتی ہیں تو مرکزی دماغ ان معلومات پر صحیح فیصلہ کرنے کا اہل نہیں بنتا۔ اس لئے لازماً اس سارے نظام کو خلافت سے وابستہ کرنا پڑے گا۔ اس طریق پر جس طریق پر دنیا کے باقی نظام وابستہ ہیں۔ اور بیچ سے یہ جو واسطے ہیں یہ ہٹانے پڑیں گے چنانچہ امسال جلسہ سالانہ کے بعد میں نے مرکز یعنی پاکستان سے آئے ہوئے سلسلہ کے مختلف بزرگوں اور انجمن اور تحریک اور بعض ذیلی تنظیموں کے نمائندوں سے مشورہ کیا تو سب کی بالاتفاق رائے یہی تھی کہ

## اس نظام میں تبدیلی کی شدید ضرورت ہے۔

چنانچہ آج میں اس تبدیلی کے متعلق اعلان کرنا چاہتا ہوں نظام میں تبدیلی سے مراد یہ نہیں ہے کہ خدام الاحمدیہ وغیرہ کے نظام بحیثیت نظام کے تبدیل کئے جا رہے ہیں صرف رابطے میں تبدیلی کا نظام مراد ہے۔ اور فیصلہ یہ ہے کہ آئندہ سے جس طرح پاکستان کا صدر خدام الاحمدیہ انجمن کا ممبر بھی ہوتا ہے اور باقی ناظروں کی طرح براہ راست خلیفۂ وقت کو جواب دہ ہوتا ہے اور اس سے ہدایات لیتا ہے اور اس کے سامنے اپنے مسائل رکھتا ہے۔ اس طرح باقی دنیا کے صدران مجلس خدام الاحمدیہ بھی براہ راست خلیفۂ وقت سے تعلق رکھیں اور اپنی مرکزی مجالس کا واسطہ اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے

یہ نظام اس لئے بھی ضروری ہے کہ آگے مجلس خدام الاحمدیہ مثلاً یا دوسری مجالس بھی ہیں، ان میں تفصیلی طریق کار یہ ہے کہ ایک منتظم بیرون بنایا جاتا ہے اور منتظم بیرون کی اپنی علمی حیثیت یا جماعت سے واسطے کی حیثیت یا کام کے تجربے کی حیثیت بالعموم ایسی نہیں ہوتی کہ وہ تمام دنیا کی مجالس پر جو دن بدن پھیلتی چلی جارہی ہیں اور بڑھتی چلی جارہی ہیں اور قوی تر ہوتی جارہی ہیں، ان پر نظر بھی رکھے، ان کے حالات سے واقف ہو اور صحیح مشورہ صدر کو دے سکے۔ اوّل تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، اپنی ذات میں معلومات کا دھارا تنگ، اوپر سے صدر اور مجالس کے دوران ایک اور واسطہ پڑ جاتا ہے جو مجلس بیرون کے سیکرٹری کا واسطہ ہو، اس کو مہتمم کہا جاتا ہے یا انصار اللہ میں غالباً کوئی اور نام ہے۔ بہرحال اس بیچارے کو کچھ پتہ لگ ہی نہیں سکتا کہ کیا ہو رہا ہے۔ میں نے کیا فیصلہ کرنا ہے۔ یا تو ہر دفعہ ہر رپورٹ کو اسی طرح قبول کرتا چلا جائے گا اور اس میں بعض غلط مشورے آئیں گے تو اس کو پتہ نہیں لگے گا کہ اس کو قبول کرنا ہے یا نہیں۔ چنانچہ ایسے فیصلے بعض دفعہ غلطی سے ہو گئے کہ ایک ایسا شخص جس کے متعلق خلیفۂ وقت کو تو علم تھا کہ وہ ایک بیرونی خطرناک تنظیم کا نمائندہ بن کے جماعت میں داخل کیا گیا ہے لیکن اس کی تفصیل سے تحریک کو بھی علم نہیں تھا۔ وہ سارے ملک کا صدر منتخب ہو جاتا ہے اور مجلس مرکزیہ کی طرف سے منظوری کی اطلاع چلی جاتی ہے یا جانے لگتی ہے تو بات علم میں آجاتی ہے۔ ایسا ایک واقعہ اس زمانے میں ہوا جب میں خود تحریک جدید میں عارضی طور پر وکیل التبشیر کے طور پر کام کر رہا تھا۔ چنانچہ ایک شخص کے متعلق چونکہ میرا ذاتی تاثر (یعنی دنیا کا دورہ کر کے آیا تھا اپنے ذاتی طور پر) ایسا تھا کہ جب اس کی اطلاع ملی کہ یہ کچھ اہم عہدیدار بننے لگا ہے تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا (آپ کی معلومات اس سے بہت زیادہ تھیں جو میرا تأثر تھا) آپ نے بتایا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ فوری طور پر تحریری حکم دو کہ یہ کام نہیں ہوگا۔ اور ان کو سمجھاؤ کہ ایسے معاملات میں پہلے مشورہ کیا کریں جو بڑے اہم فیصلے ہیں۔

اور بعد میں بھی ایسے اکّا دکّا واقعات ہوتے رہے تو اس وجہ سے عملاً دنیا کی جو قیادت ہونی چاہیئے وہ دنیا کو نصیب نہیں ہے یعنی خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ کو جو ذاتی حق ہے کہ مرکزی قیادت ان کو حاصل ہو اور خلیفۂ وقت براہ راست ان سے تعلق رکھتا ہو۔ ان کے حالات پر نظر رکھتا ہو۔ اس سے محروم ہونے کی وجہ سے وہ کاموں سے محروم رہ گئے ہیں اور الا ماشاء اللہ وہ چند مجالس جہاں خلیفۂ وقت کا بار بار آنا جانا ہے یا عارضی قیام ہے وہاں خدا کے فضل سے ایک بڑی نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ باوجود اس کے کہ نظام تبدیل نہیں ہوا، عملاً ان مجالس نے براہ راست رابطے قائم کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے خدا کے فضل سے وہاں یہ کمزوریاں محسوس نہیں ہو رہیں۔ مگر ۱۲۰ ممالک میں پھیلی ہوئی جماعت میں پھیلی ہوئی تنظیمیں موجودہ نظام کے مطابق تو سنبھالی جا ہی نہیں سکتیں۔ لازماً ہر ملک کی ذیلی تنظیم کو براہ راست خلیفہ سے واسطے کا حق ہے اور اس کا یہ حق بحال ہونا چاہیئے۔

جہاں تک بڑھتے ہوئے بوجھ کا تعلق ہے میں نے جیسا کہ بیان کیا ہے، اللہ تعالیٰ خود راہنمائی فرماتا چلا جاتا ہے اور بوجھ ہلکے بھی کرتا چلا جاتا ہے اور کاموں کو آسان کر دیتا ہے اس سلسلہ میں میں نے جب غور کیا تو زندگی کی مثال اپنے سامنے رکھی۔ میں نے سوچا کہ خدا تعالیٰ نے جو نظام پیدا کئے ہیں وہ اتنے تفصیلی، اتنے گہرے ہیں کہ ایک شخصیت کا مرکزی نقطہ یعنی اس کی CONSCIOUSNESS اس کا شعور بیک وقت اس سارے نظام کی کس طرح نگرانی کر سکتا ہے لیکن اس کے باوجود ایسا ہی ہے۔ زندگی کی ہر جنس کے ہر جزو میں آپ کو یہی نظام کارفرما دکھائی دے گا کہ مرکزی نقطہ اگر سے دل کہیں تو اس کا براہ راست سارے نظام سے واسطہ ہے۔ اگر اسے دماغ کہیں تو اس کا بھی براہ راست سارے نظام سے واسطہ ہے اور

**وہ جگہ جہاں دل اور دماغ اکٹھے ہو جائیں، اس آخری نقطے کا نام روح ہے اور اس کا بھی سارے نظام سے واسطہ ہے**

یہ کیسے ممکن ہے؟ اس بات پر غور کرتے ہوئے مجھے ایک بہت ہی لطیف نکتہ سمجھ آیا۔ یعنی UNCONSCIOUS BRAIN اور CONSCIOUS BRAIN یا UNCONSCIOUS MIND یا CONSCIOUS MIND کے مسئلے پر غور کیا تو ایک پہلو سے یہ مسئلہ حل ہو گیا کہ نظام کس طرح جاری ہے اور کیوں UNCONSCIOUS MIND بنتا ہے اور کیسے بنتا ہے۔ چنانچہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ بات سمجھا دی کہ آغازِ زندگی کا UNCONSCIOUS سے ہوا ہے۔ کوئی چیز CONSCIOUS MIND نہیں تھی۔ زندگی نے جو پہلی حرکت کی ہے وہ CONSCIOUS MIND کے ذریعے ہوئی ہے اور جب CONSCIOUS MIND نے یعنی آخری احساس جسے ہم شعور کہہ سکتے ہیں، اس نے جب ایک نظام مکمل کر لیا اور اس کی خوب ایسی نگرانی کی کہ وہ اپنی ذات میں جاری و ساری ہو گیا تو اس کی توجہ پھر اگلے قدم کی طرف خدا نے پھیری اور جو پہلا حصہ تھا، اس کو لاشعور دماغ بنا دیا۔ وہ اسی دماغ کا حصہ تھا لیکن دب کر نیچے اتر آیا اور اس وقت تک یہ واقعہ نہیں ہوا جب تک ۱۰۰ فیصدی اطمینان اور کمالِ حسن کے ساتھ وہ حصہ نظام کا جاری نہیں ہوا۔ اس پہلو سے جب میں نے انسانی زندگی پر غور کیا تو میں یہ دیکھ کے حیران رہ گیا کہ زندگی کے صرف وہی شعبے شعور کی طرف منسوب ہیں یا شعور سے تعلق رکھتے ہیں جن میں ابھی درجۂ کمال حاصل نہیں ہوا۔ جو اپنی ذات میں کلیۃً آزادانہ جاری و ساری ہونے کی صلاحیت اختیار کر چکے ہیں ان کا تعلق بھی دماغ سے ہے مگر لاشعوری دماغ سے رہ گیا ہے شعوری دماغ سے نہیں تو شعوری دماغ کی ترقی کے ساتھ لاشعوری دماغ کی ترقی ہوتی ہے اور یہ ترقی اس وقت ہوتی ہے جب نظام کا ایک حصہ کامل ہو جائے اور اپنے درجۂ کمال کو پہنچ کر مستقل حرکت شروع کر دے کہ اس کے بعد تفصیل سے اس کی نگرانی کی ضرورت نہ رہے۔ اس نکتے کا تفصیلی ذکر اس لئے ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ میں بھی کام بڑھنے کے ساتھ یہی واقعہ ضرور ہونا ہے اور بعض پہلوؤں سے ہو رہا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ خلیفۂ وقت کا شعور بغیر زیادہ بوجھ اٹھائے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرے تو جن باتوں میں وہ شعور توجہ کا محتاج ہے ان میں اس کی توجہ پر بوجھ کم کرنے کے لئے اس نظام کو کامل کر دیں اور خود رَو بنا دیں

**جتنا نظام درجۂ کمال کو پہنچتا چلا جائے گا اور خود رَو ہوتا چلا جائیگا، خلیفہ کی براہ راست توجہ کا محتاج نہیں رہیگا**

اور اس کی توجہ جو سابق میں تھی یا پچھلے خلفاء کی توجہ جو سابق میں رہی ان کا مجموعی فائدہ جماعت کو یہ پہنچے گا کہ اپنی ذات میں وہ نظام چل پڑے گا اور الا ماشاء اللہ شعوری دخل کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اور پھر وہ شعوری دماغ اور حصّوں کی طرف توجہ کرنے کے لئے آزاد ہوتا چلا جائے گا۔ اس مسئلے پر غور کرتے ہوئے گزشتہ خطبے والا مضمون میرے ذہن میں پھر واضح ہو گیا۔ جب میں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو یہ بتایا ہے کہ ہم نے چھ دنوں میں زمین و آسمان کو پیدا کیا ... مستقر کیا اس کو کامل کیا اور جب وہ درجۂ کمال کو پہنچ گیا

اور جاری وساری ہوگیا پھر ہم عرش پر بیٹھ گئے۔ تو یہ بھی ویسی ہی ایک مثال ہے۔ انسانی دائرے میں عرش اس آخری دماغ کو کہہ سکتے ہیں۔ دماغ کے اس آخری نقطے کو کہہ سکتے ہیں، آخری نقطۂ عروج کو کہہ سکتے ہیں جس پر روح مسلط ہے اور اس کا عرش بھی اسی طرح بنتا ہے۔ رفتہ رفتہ ارب ہا ارب سال کی مسلسل ترقی کے ساتھ رفتہ رفتہ زندگی نے قدم آگے بڑھائے اور ایک نظام کا دائرہ مکمل ہوا تب اس کا اونچا NEXT قدم قائم ہؤا۔ ایک نیا درجہ ظاہر ہوا جو رفعت میں پہلے سے بلند تر تھا اور اس طرح شعوری دماغ اپنے پیچھے ایک نظام کا ایک جلوس چھوڑتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ انسان کے درجے تک پہنچتے پہنچتے یہ اتنا وسیع نظام ہو چکا ہے کہ اگر آپ کو اس نظام کے ایک معمولی سے حصے کے متعلق بھی میں پوری معلومات حاصل کرنے کے بعد بتانا شروع کروں بیسیوں خطبے گذر جائیں گے لیکن وہ ذکر مکمل نہیں ہوگا۔ حیرت انگیز نظام ہے اور آخر پر ایک ہی دماغ ہے۔ ایک ہی شعور ہے جو یوں معلوم ہوتا ہے کہ سب کا آخری نگران ہے اور ہے بھی آخری نگران، لیکن از خود کام ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ہمارا سارا جو نظام ہے پیدائش کا نظام، سانس لینے کا نظام، انہضام کا نظام، بے شمار نظام ہیں۔ گردوں کا کام کرنا اور کئی قسم کے تیزابوں اور زہروں کے جسم سے نکالنے کا نظام۔ دماغ کے مختلف نظام ان میں سے ہر نظام کا ہر حصہ اتنا پیچیدہ اور اتنا توجہ کا محتاج ہے کہ نا ممکن ہے کہ بغیر توجہ کے یہ خود بخود کام کرے لیکن مجھے یہ بات سمجھ آئی کہ یہ توجہ رفتہ رفتہ ایک ایسے نظم و ضبط کی شکل اختیار کر گئی جسے ہم غیر شعوری دماغ کہتے ہیں اور اس لمبے عرصے کی کمائی کا نتیجہ ہے کہ یہ نظام جاری ہے۔ یہ سوچتے ہوئے میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کی یہ ایک عظیم الشان دلیل ہے۔ اگر انسانی زندگی کے تجربے میں بھی یہ نا ممکن ہے کہ لمبے عرصے کی شعوری کوشش کے بغیر کوئی نظام جاری رہ سکے تو ساری کائنات کا جو نظام چل رہا ہے یہ غیر شعوری کوشش کے بغیر کیسے ہوگیا۔ اس لئے جو خود بخود چل رہا ہے جس طرح ہمارے جسم میں خود بخود چلنے والا نظام بھی ارب ہا ارب سال پہلے شعوری طور پر چلایا جا رہا ہے ورنہ از خود چلنے کی صلاحیت اس میں پیدا ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ اسی طرح ساری کائنات کا نظام بھی جو از خود چلتا ہوا دکھائی دے رہا ہے، بہت ہی لمبے عرصے تک شعوری طور پر چلایا گیا ہے۔ اور اس شعور نے آگے پھر مختلف درجے اختیار کر لئے ہیں اور سلسلہ وار اس کا آخری درجہ خدا ہے ہے۔ اور یہ سلسلہ وار شعوری نظام یا اگر انسانی اصطلاح میں بات کریں تو بعض پہلوؤں سے اس کو غیر شعوری بھی کہہ سکتے ہیں، جو جاری ہوا ہے ان سلسلوں کا نام فرشتے ہیں اور بے شمار فرشتے ہیں جو اس کام کو سلسلہ وار چلاتے جا رہے ہیں اور پھر خدا تک ان کا تعلق ہے اور وہ آخری فرشتہ جو اس نظام میں سب سے بلند مرتبہ رکھتا ہے اور خدا سے تعلق رکھتا ہے۔ اس فرشتہ کا نام بھی قرآن کریم میں ملتا ہے یا بعض جگہ ذکر ملتا ہے اور تفصیل سے نام نہیں ملتا لیکن یہ ضرور پتہ چلتا ہے قرآن کے مطالعہ سے اور حدیث کے مطالعہ سے بھی کہ ایسے فرشتے ہیں جو نظام کی ہر تفصیل کی آخری رپورٹ خدا کے حضور پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ پس نظام کا بڑا ہونا فی ذاتہ کوئی چیز نہیں ہے کوئی بوجھ نہیں ہے۔

## اس نظام کا صحیح ہونا ضروری ہے

اگر نظام صحیح ہو جائے اور چل پڑے تو ساری کائنات کا خدا بھی عرش پر بیٹھا ہو سکتا ہے اور جانتا ہے اور یقین رکھتا ہے اور کامل علم ہے کہ اس کی تفصیلی توجہ کی اس طرح اب ضرورت نہیں ہے۔ وہ نظام اس کی توجہ کی برکت سے آگے چل پڑا ہے اور چلتا رہے گا۔ اور ذیلی توجہ کرنے والے بہت سے پیدا ہو چکے ہیں۔

**اس لئے خدام الاحمدیہ کا نظام ہو یا لجنہ کا یا انصار اللہ کا، ان میں ابھی وہ پختگی نہیں آئی، وہ روانی نہیں آئی کہ خلیفۂ وقت کی ذاتی براہ راست توجہ کے بغیر یہ پوری طرح جاری وساری ہو سکیں اور اپنی ذات میں سب CONSCIOUS دماغ کے سپرد کیے جا سکیں۔**

خصوصاً وہ علاقے جہاں پہلے ہی رابطے کمزور ہیں اور ان میں ان کو اپنی کامل روح کے ساتھ جاری کرنے کی ضرورت ہے وہاں لازماً خلیفہ کو اپنی شعوری توجہ کو ان کی طرف منتقل کرنا پڑے گا۔ اور ان سے شعوری توجہ کا رابطہ لمبے عرصے تک رکھنا پڑے گا۔ پس آج کے ...

**اس خطبے کے ذریعے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ سے تمام ممالک کی ذیلی مجالس کے اسی طرح صدران ہوں گے جس طرح پاکستان کی ذیلی مجالس کے صدران ہیں۔ اور وہ اسی طرح براہ راست خلیفۂ وقت کو اپنی آخری رپورٹیں بھجوائیں گے جس طرح پاکستان کے صدران اپنی رپورٹیں بھجواتے ہیں۔**

اس کام کو ہلکا اور آسان کرنے کی خاطر میں نے یہ سوچا ہے کہ پرائیویٹ سیکرٹری کے شعبے کے ساتھ ایک شعبہ ذیلی مجالس قائم کیا جائے اور سر دست وہاں مستقل نائب پرائیویٹ سیکرٹری مقرر کرنے کی بجائے انگلستان کی جماعت سے کچھ مستعد احباب جماعت کو میں نگران کو اس معاملے میں اپنی مدد کے لئے مقرر کروں۔ وہ ان سب رپورٹوں کا مطالعہ کریں جو اس شعبے کو موصول ہوتی ہیں اور ان کے متعلق مجھ سے وقت لے کر زبانی مجھ سے گفتگو کیا کریں اور ان خاص باتوں کو HIGH LIGHT کریں یعنی نمایاں کریں، جہاں میری خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ پھر میں ان رپورٹوں کی تفصیلات بھی پڑھ لیا کروں گا لیکن سر دست اس طرح کام آگے بڑھایا جائے گا۔ اور میں نے یہ سوچا ہے کہ بہت سے ایسے کام اب ہمیں دنیا میں کرنے ہیں جن میں ان تنظیموں کو سب دنیا میں زندہ اور فعال بنانے کی ضرورت ہے۔ اور ان کا رابطہ اپنی امارتوں کے ساتھ بہتر بنانے کی ضرورت ہے تاکہ کسی قسم کے ٹکراؤ کا کوئی سوال نہ رہے۔ ... تنظیمیں اپنی امارتوں سے کیا تعلق رکھتی ہیں اور محبت اور ادب اور وفا کا تعلق ہے یا کوئی اور تعلق ہے۔ اس پر بھی میری نظر تبھی رہ سکتی ہے اگر ان کی رپورٹیں مجھے مل رہی ہوں اور میں پہچان رہا ہوں کہ ان میں کیا کیا باتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ کیا رجحانات ہیں۔

پس آئندہ سے انشاء اللہ تعالیٰ اس طریق پر کام ہوگا۔ ابھی میں نے اس دفعہ ربوہ میں ہونے والے مرکزی اجتماعات کے موقعے پر جو انتخاب ہوئے ان میں یہ واضح ہدایت بھیجی تھی کہ آپ اپنے اپنے ملک کے صدر کا انتخاب کریں اور وہاں عمداً مرکزی لفظ استعمال نہیں کیا تھا

میں نہیں جانتا کہ ان کو میرا یہ پیغام سمجھ آیا یا نہیں لیکن ہدایت کے مطابق

جو جو صدر بھی منتخب ہوئے ہیں، وہ پاکستان کے صدران ہیں۔ اور باقی دنیا کی تمام ذیلی تنظیموں کے آخری عہدیداران

## آج کے بعد صدر مجلس کہلائیں گے

یعنی انگلستان میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان، صدر مجلس انصار اللہ انگلستان، صدر مجلس لجنہ اماء اللہ انگلستان ہوگا۔ اور اسی طرح دنیا کے باقی ملکوں کا حال ہوگا۔

اس سلسلہ میں میں دعا کی بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ جو قدم اٹھایا ہے یہ صرف لمبے مشوروں کے بعد نہیں بلکہ بہت لمبی دعا کے بعد اور بہت غور کے بعد اور تأمل کے بعد اٹھایا ہے اور اس آخری شکل میں جب تک مجھے پوری طرح شرح صدر نصیب نہیں ہوا میں نے اس فیصلے کا اعلان نہیں کیا حالانکہ جلسے پر مشورہ دینے والے کہتے تھے کہ بالکل ٹھیک ہے۔ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔ فوراً اعلان کر دیں لیکن میرے دل پہ ابھی ایک بوجھ تھا کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے پوری فراست نصیب نہ ہو جائے اور پوری طرح شرح صدر نہ ملے اور دعاؤں کے ذریعہ اس میں خیر نہ طلب کر لوں، اس وقت تک یہ اعلان نہیں کرنا۔ تو آپ سے یعنی ساری جماعت سے میری درخواست ہے کہ دعا کے ذریعے یہ بھی میری مدد کریں کہ اللہ تعالیٰ اس فیصلے کو درست اور بابرکت ثابت فرمائے اور کثرت کے ساتھ جماعت اس کی خیر کا پھل کھائے اور نظام جماعت تیزی کے ساتھ اپنی تکمیل کے وہ مراحل طے کرے جس کے بعد نظام کے ہر حصے کو غیر شعوری دماغ کی طرف منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اور نظام جماعت کا عرش بلند تر ہوتا چلا جائے گا یہی وہ نظام ہے جس کے ذریعے ہم مزید رفعتیں حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد میں ایک ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ایک غم کی خبر بھی ہے مگر رضائے باری تعالیٰ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔ غم جدائی کا تو ہے لیکن اپنی ذات میں جن کی وفات کا میں ذکر کرنے لگا ہوں وہ ایک نہایت ہی نیک انجام کو پہنچے اور کسی پہلو سے بھی ان کی اس وفات کے اوپر کسی کے لئے شکوے کی کوئی جا نہیں ہے۔

## حضرت ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ جو ۲۵ اکتوبر کو دس بجے کینیڈا میں وفات پا گئے ہیں۔

ان کی وفات کا اعلان کرتے ہوئے ان کا مختصر سا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں۔ ملک صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی علم عطا فرمایا۔ غیر معمولی فراست عطا فرمائی۔ غیر معمولی اطاعت کی روح عطا کی اور ایسا حسین ذہن اور قلب کے درمیان توازن عطا کیا کہ جو شاذ شاذ بندوں میں پایا جاتا ہے۔ ایک بہت ہی دلربا وجود تھے میں ان کے ساتھ مختلف تعلق رکھتا رہا ہوں۔ خصوصیت کے ساتھ جامعہ کے زمانے میں شاگرد کی حیثیت سے جب میں نے آپ کو دیکھا تو ان کے وجود کی عظمت مجھ پر ظاہر ہونی شروع ہوئی۔ نہایت منکسر مزاج لیکن بہت گہرا علم رکھنے والے اور بہت ہی اپنے طلباء سے شفقت کا سلوک کرنے والے اور اتنے ذہین کہ مشکل سے مشکل مسائل کو اس طرح سمجھاتے تھے کہ کم سے کم مجھے تو پھر کبھی دوبارہ کتاب اٹھانے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ ان سے جو کچھ میں نے پڑھا وہ آسانی سے یاد ہوتا چلا گیا۔ مثلاً صرف اور نحو شروع میں انہوں نے مجھے پڑھائی اور یاد ہے کہ صرف و نحو کو عربی جامعہ میں بہت ہی مشکل مضمون سمجھا جاتا تھا اور لوگ رٹے لگاتے ہیں اور صرف کے متعلق تو کہتے ہیں کہ اس کے لئے گدھے کا دماغ چاہیئے یعنی یہ مولویوں نے اور وہ بنایا ہوا ہے۔ جس طرح کتا بھونکتا رہتا ہے اس طرح ایک لفظ بار بار بھونکنا شروع کر دو۔ تو پھر صرف یاد آتی ہے لیکن ملک صاحب کو چونکہ خدا نے دماغ کا سلیقہ عطا کیا تھا اس لئے آپ اس کو اس طرح نظام کے طور پر سمجھتے تھے اور اس طرح سمجھانے کی اہلیت رکھتے تھے کہ از خود وہ چیز یاد ہونی شروع ہو جاتی تھی۔ کبھی کسی رٹا لگانے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی یہاں تک عجیب بات ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حکم پر جامعہ سے فارغ ہوکر تھوڑا عرصہ کے اندر ہی مولوی فاضل کا امتحان دیا تو باقی طلباء جو مولوی فاضل کے تھے وہ اکثر صرف نحو میں فیل ہوا کرتے تھے اور امتحان قریب آنے کی وجہ سے بہت رٹے لگاتے تھے اور مجھے اس حصے کو پڑھنے کی بھی ضرورت پیش نہیں آئی کیونکہ وہ ملک صاحب سے پڑھا ہوا تھا۔ پھر ملک صاحب نے کچھ عرصہ تک فقہ کی تعلیم دی یا بعض علوم کی دوسری شاخوں میں ہمارے استاد رہے۔ ان کے حضور میں مجھے خوب یاد ہے کہ کبھی محنت کی ضرورت نہیں پڑی۔ یاد رکھیں جہاں استاد محنت کرنے والا ہو، جہاں استاد کا شعور روشن ہو اور وہ اپنے مضمون کے نظام کو سمجھتا ہو اور اس کی روح سے واقف ہو اس کے طلباء کو بہت کم محنت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جتنا زیادہ محنت کرنے والا طالب علم ہے وہ ضروری نہیں کہ استاد کے اوپر حرف آئے لیکن اکثر صورتوں میں معلوم ہوتا ہے کہ استاد کا کوئی قصور رہ گیا ہے۔ بہر حال ملک صاحب کے متعلق تو میں ذاتی گواہ ہوں کہ یہ نہیں کہ ہر لیکچر پہ محنت کرتے تھے۔ جب انہوں نے پڑھا تھا تو اس توجہ کے ساتھ پڑھا تھا اور اس محنت کے ساتھ پڑھا تھا کہ ان کے دماغ میں اس مضمون کا جہان روشن ہو چکا تھا۔ پھر اسی روشنی سے انہوں نے باقیوں کو اپنے طلباء کو حصہ دیا اور وہ مضمون آسان ہوتے چلے گئے۔ جامعہ احمدیہ کو بھی ملک صاحب کی ان نیک صفات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے علوم کی تعلیم اور تدریس میں اس نکتے کو سمجھنا چاہیئے اور ملک صاحب کا یہ فیض ان کے بعد بھی ہمیشہ جامعہ میں جاری رہنا چاہیئے۔ تمام اساتذہ یہ کوشش کریں کہ اس طرح اپنے طلباء کو پڑھائیں کہ طلباء اس مضمون کو عقلاً ذہناً خود بخود جذب کرتے چلے جائیں اور ان کے شعور کا ایک ایسا حصہ بن جائے کہ پھر اس کے بعد ان کو خاص غیر معمولی محنت کی ضرورت نہ پڑے۔ بعض سے لفظوں کو یاد کرنے میں ضرور محنت کرنی پڑتی ہے، مگر یہ منتی باتیں ہیں۔ بعض تاریخیں یاد کرنی پڑتی ہیں۔ بعض SEQUENCE بعض دفعہ یاد کرنے پڑتے ہیں یعنی آگے پیچھے کون سی چیز پہلے تھی کون سی بعد میں۔ معمولی توجہ سے یہ چیزیں یاد ہو جاتی ہیں لیکن اگر اچھا پڑھانے والا ہو تو جلدی یاد ہو جاتی ہیں۔

دوسری بات ان کے متعلق قابل ذکر یہ ہے کہ یہ مجلس احرار سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان تھے جب یہ قادیان آئے ہیں اور غالباً یہ ۱۹۳۳-۳۴ء کا واقعہ ہے۔ مجلس احرار جب زوروں پر تھی اور ان جلسوں میں سے بعض کی راہنمائی کرنے والے تھے جو نہایت ظالمانہ گند بکتے ہوئے قادیان پر حملہ آور تھے اور یہ دعویٰ لے کر قادیان پہ یلغار کی تھی کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔

## ملک صاحب کی زندگی کے حالات کچھ الفضل میں پہلے شائع ہوئے۔

ممکن ہے آپ میں سے بعضوں نے پڑھے ہوں اور بعضوں نے نہ پڑھے ہوں۔ اگر نہیں پڑھے تو وہ پڑھ سکتے ہیں۔ بڑے دلچسپ

حالات ہیں۔ ان سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ کس طرح خدا نے ان کو ذہنی ارتقاء نصیب فرمایا۔ اور اب دیکھیں کہ کیا نیک اور پاک انجام ہے کہ اگر خدانخواستہ اسی حالت میں یہ اپنی باقی زندگی بسر کرتے تو ایک نہایت غلیظ گند بکنے والے ملاں کے طور پر مرتے جس کی زندگی کا مقصد سوائے اسلام کی خدمت کا ظہور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ سارا دن گند بولو اور گالیاں دو اور غلاظتیں پھیلاؤ اور دشمنیاں پیدا کرو اور خدا کے بندوں کے قتل و غارت کی تعلیم دو اور مسجدوں کو منہدم کرنے کی تلقین کیا کرو۔ کیسا بد انجام ہے اس انجام سے نکال کر اندھیروں سے خدا ان کو روشنی میں لے آیا اور یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مجلس احرار سے آنے کے باوجود اپنی زبان میں بعد میں ایسے پاکیزہ ہوئے کہ کبھی ساری زندگی کسی سے سخت کلامی نہیں کی۔ نرم خو اور نرم گفتار تھے اور طلباء کے طور پر بھی ہم جانتے ہیں کہ ہم سے بہت غلطیاں ہوئیں بعض دوسرے اساتذہ بعض دفعہ زبان کی سختی بھی کیا کرتے تھے بعض اساتذہ ایسے بھی تھے جن کے منہ سے بعض دفعہ ایسے کلمے بھی نکل جاتے تھے جنہیں طلباء گالی کہہ دیتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ گالی نہیں، حقیقت ہے مگر بہرحال وہ گالی کے قریب قریب مضمون پہنچ جایا کرتا تھا لیکن ملک صاحب کی زبان سے کبھی کسی نے بھی ساری زندگی ایسا کلمہ نہیں سنا جس کے متعلق آپ کہہ سکیں کہ اس نے دل پر بوجھ ڈالا ہے۔ پس یہ روحانی پاک تبدیلی ہے جو خدا تعالیٰ نے ان کی ذات میں فرمائی اور انجام ایسا نیک کہ ساری اولاد سات بیٹے ہیں، سہ بیٹیاں اور تین بیٹے۔ سارے ہی اللہ کے فضل سے نہایت مخلص اور فدائی احمدی۔ سلجھے ہوئے با اخلاق لوگ اور دنیا میں بھی ہر جگہ بہترین زندگی گذارنے والے اور اچھے مناصب پر فائز، اچھی جگہ بچیوں کی شادیاں ہوئیں سارے گھر خوش اور آباد اللہ کے فضل کے ساتھ اور کبھی کسی جماعت سے میں نے ان کے بچے کے خلاف کبھی کوئی شکایت نہیں سنی۔ بلکہ جب بھی سنا ہے تعریف سنی ہے کہ خدا کے فضل سے صف اول کے خدمت کرنے والے ہیں۔

## وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۹ سال سے کچھ اوپر تھی

اور آخری کام جو انہوں نے وفات سے پہلے کیا ہے وہ مجھے ایک خط لکھا دعا کا جو مجھے ان کی وفات کے بعد ملا۔ بہت دعاؤں کے مستحق ہیں اور چونکہ ایسے متبحر علماء دنیا میں کم کم پیدا ہوتے ہیں اس لئے ان کے خلاء کو بھرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور یہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ کچھ عرصے تک جماعت کو یہ خلاء ضرور محسوس ہو گا۔ اس لئے اس عرصے میں ہماری نوجوان نسلوں کو اپنی علمی کمزوریاں دور کرنی چاہئیں اپنے اندرونی خلاء بھرنے چاہئیں تاکہ جماعت کا یہ خلاء ان کے وجود سے بھر سکے۔ اس سلسلے میں جہاں ان کے لئے دعا کی تحریک کرتا ہوں، ان کی اولاد کے لئے بھی دعا کی تحریک کرتا ہوں اور سلسلے کے تمام علماء کے لئے بھی دعا کی تحریک کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح معنوں میں علم اور علم کا عرفان نصیب کرے اور جماعت کو کبھی بھی دنیا میں علماء کی کمی محسوس نہ ہو۔ ان کی نماز جنازہ غائب آج میں یہاں جماعت انگلستان کے ایک مخلص دوست عبدالرشید صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ پڑھایا جائے گا۔ اس لئے آخر پر صرف یہی ایک درخواست ہے کہ ملک صاحب اور ان کی اولاد اور سلسلے کے بزرگوں کو ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتے رہیں۔

ایک چیز جس کا ذکر کرنا تھا اور میں بھول لینے لگا تھا۔ میری اب نظر پڑ گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ملک صاحب مرحوم نے اپنے وصال سے تقریباً ۱۴۔۱۵ سال پہلے ایک بند تحریر ہادی علی صاحب کے سپرد کی۔ انہوں نے مجھے لکھا ہے کہ یہ عید الاضحیہ کا دن تھا اور مجھے کہا کہ یہ تحریر ہے

میرا دل چاہتا ہے کہ میرے فوتے پر یہ تحریر ہو لیکن یہ لفافہ بند ہے۔ تم نے نہیں پڑھنا۔ جب میرا وقت آئے تو اس وقت کے خلیفہ کو یہ پیش کر دینا۔ آگے ان کی مرضی ہے وہ چاہیں تمام تر قبول کریں یا چاہیں تو نہ کریں لیکن میری تمنا ان تک پہنچ جانی چاہیئے۔ وہ تحریر یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❁ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اپنے اعمال کے لحاظ سے اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاؤں لیکن مولا کریم کے فضلوں سے ناامید بھی نہیں ہوں کیونکہ میری ساری زندگی اس کے فضلوں کے سہارے ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ (آگے ایک لفظ نہیں پڑھا جا رہا۔ گمان ہے شاید) بہرحال اگر اس کا یہ فضل ہو کہ بہشتی مقبرے میں جگہ ملے تو میری لوح مزار پر مندرجہ ذیل آیت لکھی جائے۔

يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ۔ (اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے کاش! میری قوم کو معلوم ہو سکتا یا معلوم ہو جائے کہ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي کہ خدا نے مجھے بخش دیا ہے۔ وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ اور مجھے معزز لوگوں میں شمار فرما دیا) اگر اس کی اجازت نہ ملے تو پھر یہ شعر لکھا جائے

ایک عالم مرگیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اب میرے مولا اس طرف دریا کی دھار

اگر اس کی اجازت بھی نہ ملے تو پھر بابا طاہر اصفہانی کی یہ رباعی لکھی جائے

یارب ز گناہ زشت خود منفعلم ❁ واز فعل بد خویش خود خجلم
فیضی بدلم ز عالم غیب رساں ❁ تا محو شود خیال باطل ز دلم

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے رب! میں گندے گناہوں کے بارے میں خود بہت شرمندہ ہوں اور اپنے بدخو فعل سے سخت خجالت محسوس کر رہا ہوں۔ فیضی بدلم ز عالم غیب رساں۔ عالم غیب سے میرے دل کو ایک فیض پہنچا دے۔ تا محو شود خیال باطل ز دلم۔ تاکہ خیال باطل میرے دل سے ہمیشہ کے لئے محو ہو جائے۔

جماعت کو یعنی ربوہ کے نظام جماعت کو میری تاکید ہے کہ اگر موجودہ زمانے کے بدخو علماء کی وجہ سے جو آج خود خدا بنے بیٹھے ہیں، جماعت کو یہ اجازت نہ ہو کہ احمدیوں کے کتبوں پر قرآن کریم کی آیات کندہ کی جائیں تو جب تک اللہ تعالیٰ ان حالات کو تبدیل نہیں فرماتا اس وقت تک یہ آیت لکھنے کی بجائے اس کی جگہ چھوڑ دی جائے اور جب کبھی خدا زمانے کے حالات تبدیل فرمائے پھر اس آیت کو کندہ کر دیا جائے اور باقی عبارت من و عن اسی طرح درج کر دی جائے البتہ شروع میں ملک صاحب کا مختصر تعارف جیسا کہ دستور ہے وہ انجمن کی طرف سے تجویز ہو کر منظوری کے لئے مجھے بھجوا دیا جائے۔

---

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔ آج اور آج کے بعد جب تک دن چھوٹے ہیں جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز بھی ساتھ جمع ہوا کرے گی کیونکہ خطبے کی وجہ سے اتنا وقت ہو جاتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اس لئے جب تک یہ مجبوری در پیش ہے اس وقت تک نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع ہوا کرے گی۔

---

## خدمت دین بجا لانے کا نادر موقعہ

انجمن وقف جدید کے تحت بطور معلم خدمت بجا لانے کا شوق رکھنے والے افراد مورخہ ۳۰ دسمبر ۸۹ء تک اپنی درخواستیں اپنی جماعت کے صدر/امیر صاحب کی تصدیق و سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف کے ہمراہ ناظم وقف جدید قادیان کے پتہ پر ارسال کریں ریٹائرڈ احباب بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں میٹرک پاس اور اردو و قرآن مجید خوب پڑھ لکھ سکنے والوں کو ترجیح دی جائیگی۔ (۱) نام (۲) ولدیت (۳) عمر (۴) تعلیم (۵) شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ (۶) اگر شادی شدہ ہیں تو کتنے بچے ہیں (۷) مکمل پتہ۔ اپنی درخواستوں کے ہمراہ اپنا تعلیمی اور طبی سرٹیفکیٹ اور ایک عدد تازہ فوٹو بھی ارسال کریں۔ واضح رہے کہ چھ ماہ تک قادیان میں رہ کر ٹریننگ حاصل کرنا ہو گی عرصہ ٹریننگ میں مبلغ ۳۵۰/- روپے ماہوار گزارہ اور بطور معلم تقرر ہو جانے پر ماہوار ۵۴۰/- روپے گزارہ دیا جائیگا ہر درخواست دہندہ کو

نوٹ: اپنی درخواست میں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری ہو گی کہ اگر کہیں تعلیم ہندوستان میں کسی جگہ بھی تقرر کر دیا جائے تو درخواست دہندہ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ (ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

## منقولات

# پیر محل اور خوشاب کے تین احمدیوں کی گرفتاری اور قید

گذشتہ دنوں پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور خوشاب میں تین احمدیوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے احمدیہ مخالف آرڈی ننس نمبر ۲۰ کی خلاف ورزی کی ہے۔

تفاصیل کے مطابق پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک شخص محمد حمید الدین رضوی جنرل سیکرٹری منہاج القرآن نے ۲۶ر اگست ۱۹۸۹ء کو پیر محل کے دو احمدیوں مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ اور مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کے خلاف درخواست دی جس میں الزام لگایا گیا کہ گذشتہ برس سے یہ دونوں احباب شہر میں بدامنی پھیلانے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور انتظامیہ کے منع کرنے کے باوجود انہوں نے بیت الناصر واقع مدینہ بلاک کے دروازے پر جلی حروف میں کلمہ طیبہ لکھا ہے۔ درخواست گزار نے یہ دعویٰ کیا کہ قادیانی کلمہ طیبہ نہیں لکھ سکتے لہٰذا ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اس پر پولیس نے متذکرہ بالا کارروائی کی۔

تاہم دونوں دوستوں کی عبوری ضمانت قبل از گرفتاری اسی روز کروالی گئی۔ ۹ر ستمبر ۱۹۸۹ء کو سیشن جج ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ضمانت کی توثیق کرنے سے انکار کردیا۔ لہٰذا پولیس نے انہیں گرفتار کرلیا۔ اور جوڈیشل جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ بھجوا دیا۔ ۱۰ر ستمبر کو ضمانت کے لئے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ پیر محل کے سامنے درخواست دی گئی۔ جنہوں نے ۱۳ر ستمبر کو بحث سنی اور ۱۴ر ستمبر کو درخواست ضمانت نامنظور کردی۔ اس کے بعد سیشن کورٹ میں ضمانت کی درخواست دائر کی گئی۔ ۲۰ر ستمبر ۱۹۸۹ء کو سیشن کورٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ضمانت منظور کرلی۔ اس طرح یہ دونوں احباب ۱۲ یوم تک اسیر راہ مولا رہے۔ ایک اور کیس خوشاب میں ہوا۔ مربی سلسلہ مکرم جاوید احمد صاحب جاوید ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۹ء کو صبح نو بجے کے قریب لاری اڈہ کی طرف جا رہے تھے۔ راستے میں جب وہ سبزی منڈی کے قریب سے گزر رہے تھے تو سائیکل پر سوار ایک رضا کار ختم نبوت نے پیچھے سے آکر انہیں سائیکل ماری اور کہا "او مرزائی! ٹھہر جا تو لٹریچر تقسیم کر رہا ہے" مربی صاحب خاموشی سے چلتے رہے۔ تھانہ کے بالمقابل پہنچے تو شخص مذکورہ نے انہیں دوبارہ سائیکل سے ٹکر ماری۔ مربی صاحب موصوف پھر بھی چلتے رہے اور حملہ آور سے کوئی تعرض نہ کیا۔ جب وہ ڈسٹرکٹ کونسل کے دفتر کے سامنے سے گذر رہے تھے۔ تو چار سائیکل سواروں نے انہیں گھیرے میں لے لیا اور الزام لگایا کہ تم لٹریچر تقسیم کرتے ہو۔ ان لوگوں نے مربی صاحب کے ہاتھ سے بیگ چھین لیا اور انہیں مارا۔ مکرم مربی صاحب اس امید میں کہ پولیس ان کو تحفظ دے گی قریبی تھانہ میں چلے گئے اور سارے واقعہ کی شکایت کی۔ دوسرا فریق بھی پہنچ گیا۔ اس پر تھانیدار نے ان کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈی ننس کے تحت مقدمہ درج کرلیا۔ ایف آئی آر کا متن درج ذیل ہے۔ مدعی محمد طاہر ولد عبد الرشید نے جس کی عمر ۱۸ سال ہے اور جو قصاب کا کام کرتا ہے۔ یہ الزام لگایا کہ میں اپنی گوشت کی دکان پر بیٹھا کام کر رہا تھا کہ قادیانی جماعت کا مربی اور مبلغ جاوید احمد۔ بیت الحمد سے لٹریچر کتابیں اور کیسٹس لے کر میری دکان پر آیا اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے مجھے اور محمود الحسن کو ایک ایک کتابچہ اور دیگر لٹریچر دیا۔ اور کہا کہ اسے پڑھ کر اس پر عمل کرو۔ جب ہم نے پڑھا تو وہ کتابچے قادیانی فرقہ کے چھپے ہوئے تھے۔ اس پر ہم نے اسے کہا کہ آپ قادیانی ہیں تو اس نے جواب دیا کہ میں مسلمان ہوں۔ مربی جاوید احمد یہ کہہ کر ضلع کونسل کی طرف دوڑ پڑا۔ میں نے محمود الحسن اور محمد ضیاء الدین کے ہمراہ اس کا تعاقب کر کے اسے پکڑ لیا۔ اور اس سے کتابیں لٹریچر اور کیسٹس برآمد کرلیں۔ جاوید مذکور اپنے فرقہ کی تبلیغ کر رہا تھا۔ اس لئے اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

مکرم جاوید صاحب کو مقدمہ درج ہونے کے فوری بعد پولیس نے موقع پر ہی گرفتار کرلیا۔ اور تھانہ کی حوالات میں بند کردیا۔ ۱۲ر ستمبر کو انہیں شاہ پور جیل میں منتقل کردیا گیا۔ ۲۴ر ستمبر کو ضمانت پر رہا ہوئے۔ اس طرح ۱۱ر ستمبر سے ۲۴ر ستمبر تک ۱۴ ایام اسیر راہ مولیٰ رہے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ۱۰ر اکتوبر ۱۹۸۹ء)

# (۲) غیر قانونی طور پر سالانہ اجتماع کرنے پر قادیانیوں کے ۷ افراد کے خلاف مقدمہ ۴ افراد کو گرفتار کرلیا گیا

### پولیس اشتعال پھیلا رہی ہے۔ راجہ غالب

چنیوٹ (نمائندہ جنگ) ضلعی انتظامیہ کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر قادیانیوں کے سات سرکردہ افراد کے خلاف مقدمہ درج کرکے چار کو گرفتار کرلیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ربوہ میں انجمن خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے تحت بیت اقصیٰ اور فٹ بال گراؤنڈ پر اسپورٹس کے نام پر اجتماعات کرنے اور سپیکر کے استعمال کرنے کے لئے اجازت لی۔ جس کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے نوٹس لیا اور ضلعی انتظامیہ کو آگاہ کیا کہ بیت اقصیٰ ان کی عبادت گاہ ہے۔ اس میں سپورٹس یا کھیلوں کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا دراصل قادیانی اسپورٹس کی آڑ میں اپنے مذہبی اجتماعات منعقد کرنا چاہتے ہیں جو امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے اس سلسلہ میں منظوری کے احکامات واپس لے لئے لیکن گذشتہ روز خطیب ربوہ مولانا خدا بخش نے درخواست دی اور مولانا اشرف ہمدانی، مولانا فقیر محمد اور صاحبزادہ طارق محمود نے گذشتہ شب ربوہ میں انتظامیہ کے افسران کو بتایا کہ قادیانی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اجلاس منعقد کر رہے ہیں۔ جس پر انتظامیہ نے سات افراد کے خلاف پرچہ درج کرکے ۴ افراد مرزا خورشید ناظم امور عامہ، مرزا غلام احمد، محمد علی اور عبد الغفور کو گرفتار کرلیا جبکہ تین ملزمان عبد الغفور ایڈووکیٹ سرگودھا، حافظ مظفر احمد پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ اور فدا حسین وڑائچ کی گرفتاری کے لئے پولیس چھاپے مار رہی ہے۔ یاد رہے کہ مرزا خورشید احمد اور مرزا غلام احمد، مرزا طاہر خلیفہ ربوہ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ دوسری طرف قادیانیوں نے دوسرے روز بھی ۱۱ بجے تک اجلاس جاری رکھا اور آخر میں اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کی طرف سے پابندی کا حکم سن کر اجلاس ملتوی کردیا۔ بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد قادیانیوں نے اقصیٰ چوک سے ریلوے پھاٹک تک جلوس نکالا جس میں غلام احمد کی جے اور انجمن خدام الاحمدیہ زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ دریں اثناء لاہور سے نمائندہ جنگ کی اطلاع کے مطابق لاہور قادیانیوں کی جماعت کے سیکرٹری راجہ غالب احمد نے کہا ہے کہ پنجاب پولیس قادیانی راہنماؤں کو خواہ مخواہ جھوٹے الزامات لگا کر انہیں حراست میں لے کر اشتعال انگیزی پھیلانا چاہتی ہے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ، چیف سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری میں سے کوئی بھی ہماری بات سننے کو تیار نہیں۔ ہمیں ہمارے بنیادی حقوق سے محروم نہ کیا جائے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے گذشتہ روز مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس میں کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ۲۰ر اکتوبر کو ربوہ میں ہونے والے اجلاس کی باقاعدہ اجازت متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے تحریری طور پر حاصل کی گئی تھی مگر اجلاس کے آغاز میں اسسٹنٹ کمشنر آئے اور اجلاس ختم کرنے کا حکم دیا۔ بعد ازاں مقامی پولیس بغیر وجہ بتائے ناظر امور عامہ مرزا خورشید احمد، ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ایم جی احمد کو گرفتار کرکے کسی نامعلوم جگہ پر لے گئے۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ دونوں شخصیات کا انتظامی امور سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ دینی و دنیاوی دونوں لحاظ سے ہمارے لئے قابل احترام اور معزز افراد ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مقامی پولیس ان پر تبلیغ کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کرنا چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ یہ چار دیواری کے اندر ایک تربیتی اجلاس تھے۔ جن کا تبلیغ اور اشاعت سے کسی قسم کا کوئی پہلو نہیں نکلتا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرزا خورشید احمد اور ایم جی احمد کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور آئندہ اس قسم کی کارروائیاں بند کی جانی چاہئیں۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۲ر اکتوبر ۱۹۸۹ء)

# (۳) ربوہ میں جماعت احمدیہ کے چار عہدیدار گرفتار عبادت گاہ بند کردی گئی

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ برطانیہ کی پریس ریلیز کے مطابق ربوہ جماعت

احمدیہ کے دو اعلیٰ افسران مرزا خورشید احمد ناظر امور عامہ اور مرزا غلام احمد ناظر اصلاح و ارشاد مقامی کو دو دیگر کارکنان سمیت ان کے گھروں سے گذشتہ جمعہ کی شام گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے گرفتاری کی کوئی وجہ بات نہیں بتائیں۔ چار افراد کو ربوہ سے چنیوٹ تھانہ منتقل کر دیا گیا ہے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ ربوہ کو جمعہ ۲۰ر اکتوبر کو خدام الاحمدیہ اور لجنہ کے سہ روزہ اجتماعات شروع ہوئے جن میں ملک بھر سے نمائندگان شرکت کے لئے آئے۔ مگر ان اجتماعات کے شروع ہوتے ہی اے سی چنیوٹ اور پولیس کے دیگر افسران نے مطالبہ کیا کہ اجتماعات فوری طور پر ختم کئے جائیں۔ حالانکہ ان اجتماعات کی منظوری باقاعدہ تحریری طور پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ سے حاصل کر لی گئی تھی۔ پانچ سال میں پہلی مرتبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے ان اجتماعات کے انعقاد کی اجازت دی تھی۔ جماعت احمدیہ کے ذمہ دار افراد نے پولیس سے تحریری حکمنامہ دینے کے لئے کہا۔ پہلے تو انہوں نے انکار کیا مگر بعد میں تحریری حکم دینے پر دونوں اجتماعات کی کارروائی کو بند کر دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان رشید احمد چوہدری نے کہا ہے کہ کھاریاں میں مقامی پولیس نے جماعت احمدیہ کی عبادت گاہ کو سربمہر کر دیا ہے حالانکہ علاقہ کے افراد نے پولیس کو یہ بیان دیا تھا کہ ہمیں احمدیوں سے کوئی شکایت نہیں ہے۔

(روزنامہ نیو ملت لندن ۲۲ر اکتوبر ۱۹۸۹ء)

## (۴) نواب شاہ میں احمدی ڈاکٹر کو گولی مار دی گئی

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کی پریس ریلیز کے مطابق نواب شاہ ضلع میں جماعت احمدیہ کے امیر ڈاکٹر عبد القدوس کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے کلینک میں کام کر رہے تھے کلینک مریضوں سے بھرا ہوا تھا کہ تین افراد آئے اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب ان کا ایک آدمی سخت بیمار ہے اسے فوری طور پر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر عبد القدوس ضروری ادویات تھیلے میں ڈال کر ان کے ہمراہ ہوئے جب وہ کلینک کے عقب میں لال بلڈنگ کے پاس پہنچے تو انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ان کی میت ربوہ پہنچا دی گئی ہے جماعت احمدیہ کے مطابق سندھ میں اب تک ۱۹ احمدیوں کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔ (روزنامہ نیو ملت لندن ۲۹ر ستمبر ۱۹۸۹ء)

## (۵) جماعت احمدیہ کے ترجمان کی وضاحت

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے جنگ لندن میں ۳۰ر اکتوبر ۸۹ کو شائع شدہ مولانا منظور چنیوٹی کے بیان "مرزا طاہر احمد نے گذشتہ سال واضح طور پر میرے بارے میں پیشگوئی کی تھی کہ منظور احمد چنیوٹی ۱۵ر ستمبر ۱۹۸۹ء سے قبل ختم ہو جائے گا۔ ریزہ ریزہ ہو جائے گا اور ذلت کی موت مر جائے گا" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مولانا چنیوٹی نے غلط بیانی کی ہے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد نے ہرگز کوئی ایسا بیان نہیں دیا۔ رشید احمد چوہدری نے کہا کہ اس کے برعکس خود مولانا چنیوٹی نے یہ اعلان کیا تھا۔ "اگلے سال ۱۵ ستمبر تک میں تو ہوں گا قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی" (جنگ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۸ء) مولانا کے اس دعویٰ کے جواب میں امام جماعت احمدیہ نے جو کہا تھا وہ یہ تھا "انشاء اللہ ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے۔ اگر منظور چنیوٹی زندہ رہا تو ایک ملک بھی اس کو ایسا دکھائی نہیں دے گا کہ جس میں احمدیت مر گئی ہو اور کثرت سے ایسے ملک دکھائی دیں گے جہاں پر احمدیت از سر نو زندہ ہوئی ہے۔ یا احمدیت نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی ہے"

(خطبہ جمعہ ۲۵ر نومبر ۱۹۸۸) جماعت احمدیہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ دنیا نے دیکھ لیا کہ امام جماعت احمدیہ نے جو کہا تھا صحیح ثابت ہوا گذشتہ سال کے دوران ۶۱ ہزار افراد سے زائد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور احمدیت اب تک دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں مستحکم ہو چکی ہے۔ (روزنامہ جنگ لندن)

## (۶) انتخابات سے لاتعلقی کا اعلان

چند روز ہوئے ذرائع ابلاغ نے قومی اسمبلی میں احمدیوں کے لئے مخصوص کی گئی نشست پر انتخاب کے پروگرام کا اعلان کیا تھا جسے قومی اخبارات نے بھی شائع کیا ہے۔ اس بارے میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بار بار اس امر کی وضاحت کی جا چکی ہے کہ قومی اسمبلی یا کسی بھی صوبائی اسمبلی میں احمدیوں کے لئے مخصوص کی گئی نشستوں پر انتخاب میں حصہ لینا احمدی اپنے اعتقاد اور ضمیر کے منافی سمجھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے افراد نے اپنے ایمان عقیدہ اور ضمیر کے عین مطابق انتخابی فہرستوں میں بطور ووٹر اپنے ناموں کے اندراج نہیں کرائے اور اگر کسی احمدی کا ووٹ کسی انتخابی فہرست میں درج بھی ہے تو ایسا اس کی اطلاع اور رضامندی کے بغیر ہوا ہے اور ایسے ووٹوں کی منسوخی کے لئے متعلقہ افراد کی جانب سے متعلقہ حکام کو اطلاع دی جا چکی ہے۔

اس صورتحال میں کہ احمدیوں نے اپنے ووٹ نہیں بنوائے احمدیوں کے متعلقہ نیابت اور نمائندگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۸۵ء کے انتخابات میں بھی قومی اور صوبائی اسمبلی میں احمدیوں کے لئے مخصوص کی گئی نشستوں پر کسی احمدی نے انتخاب میں حصہ نہیں لیا تھا اور یہ نشستیں خالی ہی رہی تھیں۔

اس واضح صورتحال کے بارے میں جماعت احمدیہ وفود کے ذریعے بھی اور تحریری طور پر بھی چیف الیکشن کمشنر کو مطلع کر چکی ہے اور یہ بات بار بار ریکارڈ پر لائی جا چکی ہے کہ احمدیوں کے لئے مخصوص کی گئی نشستوں پر انتخاب کا کوئی بھی آئینی، قانونی یا اخلاقی جواز نہیں ہے۔ اور ان نشستوں پر انتخاب عرف قانون اور نیابت کے مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی اور بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کے مترادف ہے۔

اس قسم کے انتخابات میں اگر کوئی مفاد پرست کسی نشست پر بطور احمدی حصہ بھی لیتا ہے۔ تو وہ کسی بھی صورت میں احمدیوں کا نمائندہ نہیں کہلا سکتا اور نہ ہی اسے احمدی اپنا نمائندہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اسے احمدیوں کا نمائندہ قرار دیا جانا چاہیئے۔ (مرزا خورشید احمد ناظر امور عامہ)

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ر ستمبر ۱۹۸۹ء)

# جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین کے دو احمدی احباب کی گرفتاری

## دو سال قبل فوت ہونے والے احمدی کی قبر پر کلمہ لکھا ہونے کا الزام

منڈی بہاؤالدین کی جماعت احمدیہ کے تین افراد پر مقدمہ درج کر کے ان میں سے دو کو اس لئے گرفتار کر لیا گیا کہ دو سال قبل فوت ہونے والے ایک احمدی کی قبر پر جو کتبہ لگا ہوا ہے اس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ مقامی مجسٹریٹ نے درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ گرفتار شدگان میں سے ایک احمدی بزرگ کی عمر ۸۰ سال ہے۔

تفاصیل کے مطابق دو سال قبل منڈی بہاؤالدین میں شیخ طاہر حسین ابن شیخ منور حسین کی قبر پر کتبہ لگایا گیا جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ اس بنا پر جماعت کے تین افراد مکرم مظہر حسین جاوید ابن شیخ منور حسین، مکرم اللہ توک صاحب آف داسو اور مکرم محمد روشن صاحب آف داسو پر ۶ر اکتوبر کو ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کیا گیا اور دو افراد اللہ توک آف داسو اور محمد روشن آف داسو کو گرفتار کر کے ختم نبوت کے علماء اور پولیس نے یہ کتبہ اکھاڑ لیا۔ شیخ مظہر حسین جاوید صاحب نے عبوری ضمانت قبل از گرفتاری کروالی۔ دونوں کی درخواست ضمانت مجسٹریٹ نے رد کر دی۔ ان میں سے محمد روشن صاحب کی عمر ۸۰ سال ہے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۸۹ء)

"بدر" کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں

# سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پُر وقار جلسے

صد سالہ جشن تشکر کی خوشی میں جماعت احمدیہ نے امسال تمام دُنیا میں کثرت کے ساتھ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے بڑی کثرت کے ساتھ منعقد کئے ہیں۔ مستقل نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بجسم خاکی آسمان پر ماننے والے اور ان کی آمد ثانی کے منتظر دقیانوسی علماء اندازہ ہی نہیں کر سکتے کہ جماعت احمدیہ کو حضرت اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ترین ذات سے کس قدر والہانہ عقیدت اور محبت ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صرف ایک شعر سے

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم + گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کے مقابل پر کوئی شعر پیش نہیں کیا جا سکتا جو اس شعر کے ہم پایا ہو۔ اس شعر میں لفظ عشق نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ترین ذات سے ایسی عقیدت و ندرت اور جذبۂ فدائیت کی عظمت پیدا کر دی ہے جو کسی دوسرے شعر میں دکھائی نہیں دیتی اگر اس سے انکار ہو تو اس کا ہم پایہ کوئی شعر چودہ سو سالہ کی تاریخ اسلام سے پیش کیا جائے۔ ع

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

ذیل میں موصول ہونے والی رپورٹوں کا خلاصہ بغرض دُعا و ریکارڈ پیش خدمت ہے۔ (ایڈیٹر)

★ــــ مکرم مولوی فضل عمر محمود صاحب نائب مبلغ کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ علی پور (کلکتہ) مسلم ینگ ویلفیر سوسائٹی کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مشنری انچارج مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ موصوف نے ۵۰ منٹ تک تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔

اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم حافظ نعیم الرحمٰن صاحب نے کی۔ اس کے بعد درثمین سے نظم مکرم شہزادہ پرویز صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مندرجہ ذیل مقررین نے تقاریر کیں اور نظمیں پڑھیں۔ مقررین کے نام یہ ہیں۔ مکرم منیر احمد خان صاحب مکرم افتخار احمد ملک صاحب مکرم ادریس احمد خان صاحب مکرم فضل الرحمٰن صاحب مکرم ایاز احمد صاحب بعثی؟ عزیزم تنویر احمد مکرم منظور عالم صاحب و خاکسار فضل عمر محمود۔ نظمیں عزیزم شبیر احمد جاوید عزیزم ... احمد اور عزیزم کمال الدین طاہر نے پڑھیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب مبلغ یادگیر تحریر فرماتے ہیں کہ یادگیر کی مسجد احمدیہ میں عظیم الشان جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم مولوی نذیر احمد صاحب امام الصلوٰۃ منعقد کیا گیا۔ مسجد کو بجلی کے قمقموں سے خوب روشن کیا گیا اور سجایا گیا۔ مرد و زن اور بچے بڑے ذوق و شوق سے جلسہ میں شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب جینا سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم عبد المنان صاحب سالک نے خوش الحانی سے نظم پڑھی مکرم عبد القدوس صاحب جینا ... خاکسار سید کلیم الدین ... مکرم شیخ محمد رفعت اللہ صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم وسیم احمد صاحب تسیم نے ... نے نظمیں پڑھیں۔ صدارتی خطاب اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔ آخر میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

★ــــ مکرم سید عبد القیوم صاحب صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ تحریر فرماتے ہیں کہ برہ پورہ (بھاگلپور) مسجد احمدیہ میں ۱۹ اکتوبر کو شاندار جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ نظم مکرم شمیم الدین صاحب نے خوش الحانی سے پیش کی۔ عزیزم محمود احمد، سید شریف الدین عطار، محمد صدیق، سید ابو القاسم فاروق طاہر، فرحان مبشر، ذو الفقار علی محمد ظفر احمد، ریحان مبشر، محمد فضل احمد سید اشفاق احمد صاحبان اور مکرم مولوی ہارون رشید صاحب نے اور مکرم سید صدر الدین صاحب نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

★ــــ مکرم سید سیف الدین صاحب قائمقام صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ تحریر فرماتے ہیں کہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد احمدیہ سونگھڑہ میں موصوف کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پُر وقار ماحول میں منعقد ہوا۔ مکرم سید انوار الدین صاحب ایم اے بی ایڈ نے تلاوت قرآن کریم کی نظم مکرم ممتاز احمد صاحب نے خوش الحانی سے پیش کی۔ بعدہٗ مکرم سید فضل نعیم صاحب، مکرم سیف الرحمٰن صاحب بی اے، مکرم سید انوار الدین صاحب، مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب، مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب نے تقاریر کیں صدارتی تقریر اور دُعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

★ــــ محترمہ ساجدہ رحمٰن صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور تحریر فرماتی ہیں کہ محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ کے مکان پر محترمہ بہار ناز مریم صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز محترمہ آفریدہ حمید صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزہ مہ پارہ اور مہ جبین بشریٰ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ صدر اجلاس نے جلسہ کی غرض و غایت اور اہمیت بیان کی اور سیرت نبویؐ کے متعدد پہلو بیان کئے۔ محترمہ ناہید مریم صاحبہ، محترمہ افروز جہاں صاحبہ، محترمہ سنجیدہ خاتون صاحبہ نے تقاریر کیں۔ محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ اور عزیزہ صادقہ نے نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں۔ بعض غیر احمدی خواتین بھی اجلاس میں شریک ہوئیں۔ صدر اجلاس نے دُعا کروائی۔ مکرم عبد الواحد صاحب کی جانب سے مٹھائی تقسیم کی گئی۔

★ــــ مکرم تاج محمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرہ (بنگال) سے اطلاع دیتے ہیں کہ مجلس کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج بنگال کی زیر صدارت ہوئی محترم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے بھی شرکت فرمائی اور خطاب فرمایا اجلاس بعد صدارتی خطاب و دُعا بخیر و خوبی انجام پایا۔

★ــــ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھاگلپور تحریر فرماتے ہیں کہ $\frac{۱۰}{۸۹}$ ۱۵ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ بھاگلپور میں مکرم محمد شمس عالم صاحب ایڈووکیٹ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا۔ آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم آفتاب عالم صاحب اور خاکسار کی تقریر کے بعد صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور دو دن مسجد اور مشن ہاؤس پر چراغاں کیا گیا۔

★ــــ مکرم سی ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید کوڈالی (کیرلہ) سے تحریر فرماتے ہیں کہ $\frac{۱۰}{۸۹}$ ۱۳ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد مکرم ٹی کے سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم امام اللہ صاحب نے نظم پڑھی اور بعض دوسرے بچوں نے بھی نظمیں پڑھیں۔ مکرم اے محمد طاہر صاحب مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے سیرت پر تقاریر کیں۔

صدارتی خطاب اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

★— مکرم شمس الدین خان صاحب معلم وقف جدید غنچہ پاڑہ (اڑیسہ) سے تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد احمدیہ غنچہ پاڑہ میں بعد نماز مغرب و عشاء موصوف کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ محترم صدر جماعت کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم سلیمان خان صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم شیخ ابراہیم صاحب مکرم کنیا خان صاحب مکرم ایوب خان صاحب مکرم شیخ عبدالباری صاحب مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مکرم شیخ سعید علی خان صاحب مکرم شیخ صادق صاحب مکرم پنجو صاحب نے تقاریر کیں۔ اس روز مسجد کے سامنے خوبصورت گیٹ بھی بنایا گیا۔ شیرینی تقسیم کی گئی۔ بعض غیر مسلم بھائی بھی جلسہ میں شریک ہوئے اچھا اثر لیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

★— کینانور (کیرلہ) میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شان سے محترم مولانا ابوالوفاء صاحب کی زیر صدارت ٹی کے محمود احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ مکرم الحاج وی کے محمود صاحب۔ مکرم عبدالرحیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب مکرم کے میراں صاحب مکرم ڈاکٹر انگزنڈر صاحب چیک نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

★— محترمہ صبیحہ نثار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یادگیر تحریر فرماتی ہیں کہ موصوفہ کی زیر صدارت ۲۷؍اکتوبر بعد نماز جمعہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ مکرمہ نصرت خاتون صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ عزیزہ بصرہ خاتون نے نظم پڑھی۔ محترمہ ذکیہ قدوس صاحبہ، محترمہ مالن بی صاحبہ، محترمہ عطیہ عبداللہ قریشی صاحبہ، عزیزہ صبیحہ بیگم، عزیزہ نسیمہ بیگم، عزیزہ ناموجبین نے تقاریر کیں۔ محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ، محترمہ امتہ الکبریٰ صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ ۸ غیر احمدی لڑکیاں بھی اجلاس میں شریک ہوئیں جنہوں نے تقاریر کو بہت پسند کیا۔ خواتین کی حاضری ۱۵۵ تھی۔ صدارتی خطاب اور دعا پر اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

★— مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب معلم وقف جدید ہلدی پارا (اڑیسہ) تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۲؍۱۰؍۸۹ کو یہاں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ قاسم صاحب نے کی۔ نظم مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نے پڑھی۔ اس اجلاس میں مکرم خالد حسین صاحب اور خاکسار اور مکرم شمس الحق صاحب معلم وقف جدید بینکال نے تقاریر کیں۔ بہت سے غیر احمدیوں نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔ اور اچھا اثر لیا۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

★— مکرم سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم وقف جدید جماعت احمدیہ کوڈالی اور متانور کے مشترکہ اہتمام کے ساتھ بیس کلومیٹر دور ایک مسلم ایریا KOOTHUPRAR MLIA. میں مورخہ ۲۹/۱۰/۸۹ کو پبلک جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ اس کی صدارت مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیرلہ نے کی۔ مکرم سی ایچ عبدالشکور صاحب آف پینگاڈی کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم ایم محی الدین کویا صاحب کی استقبالیہ تقریر کے بعد صدر اجلاس نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم ابن کنجی احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ خوش الحانی سے سنایا جو حضور نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ شان میں منظوم فرمایا ہے۔ بعدہٗ مکرم محمد کویا صاحب کینانور، محترم ای طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ کوڈالی، مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ صدر اجلاس نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

اجلاس کی تشہیر بذریعہ جیپ پچاس ساٹھ کلومیٹر تک صبح ۹ بجے سے شام چار بجے تک کیا گیا تھا۔ لہٰذا کثیر تعداد میں مسلم و غیر مسلم احباب کرام تشریف لائے کھڑے ہو کر بھی کارروائی بڑی دلچسپی سے سماعت فرماتے رہے۔

★— مکرم سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم وقف جدید تحریر فرماتے ہیں کہ ۳/۱۱/۸۹ کو مسجد احمدیہ پینتھیریم (کیرلہ) میں مکرم پی عبدالکریم صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ عزیز کے پی شمس الدین صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی عزیز شفیق احمد نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ خاکسار اور مکرم پی پی حمزہ صاحب، مکرم سی کے فرحان صاحب، مکرم پی پی مصدق احمد صاحب اور مکرم منصور احمد صاحب و مکرم شفیق احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں جماعت کے تمام افراد، مستورات اور بچے شریک ہوئے بعد صدارتی خطاب و دعا اجلاس برخاست ہوا۔

★— محترمہ عابدہ نثار صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سورب سے تحریر فرماتی ہیں کہ یہاں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم محترمہ شریفہ بی صاحبہ کے گھر پر منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ محترمہ امتہ النصیر صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ نعت محترمہ نجم النساء صاحبہ نے پڑھی۔ محترمہ مسرت نزہین صاحبہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش کئے۔ محترمہ ریحانہ بیگم صاحبہ، محترمہ امتہ البصیر صاحبہ۔ محترمہ رحمت النساء صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اور دعا اجلاس برخاست ہوا۔ آخر میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

★— محترمہ فہیم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ساگر (کرناٹک) تحریر فرماتی ہیں کہ موصوفہ کی صدارت و تلاوت قرآن کریم سے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز ہوا۔ شیموگہ سے بھی بہنوں نے شرکت فرما کر شکریہ کا موقعہ دیا۔ عہد نامہ دہرایا گیا جو مریم بی صاحبہ نے اور نعت (وہ پیشوا ہمارا) نازنین شمیم شیموگہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ سلیم النساء صاحبہ، مکرمہ شکیلہ بیگم صاحبہ، مکرمہ رفیعہ بیگم صاحبہ، مکرمہ افضل النساء صاحبہ نے تقاریر کیں۔ مکرمہ زینت افشاں صاحبہ آف شیموگہ اور مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ شیموگہ اور ساگر کی بعض چھوٹی بچیوں نے بھی تقاریر کیں اور نظمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھیں۔

★— مکرم عبدالحق صاحب بھدرواہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۲؍اخاء (اکتوبر) کو مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکرم رحمت اللہ صاحب منشی ہاشمی نائب صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم محمد اقبال صاحب گنائی نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور مکرم عبدالحفیظ صاحب فانی نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ خاکسار اور مکرم عبدالقیوم صاحب، مکرم عبدالحفیظ صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم عبدالحفیظ صاحب نائب صدر جشن تشکر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ مسجد کو روشنیوں اور قطعات سے خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ صدارتی خطاب اور دعا پر اجلاس برخاست کیا گیا۔ اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔

★— مکرم عبدالسلام صاحب انور خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ رشی نگر سے تحریر فرماتے ہیں کہ دوران سال جشن تشکر کی وجہ سے رشی نگر میں متعدد جلسے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر کئے گئے۔ اکتوبر میں بھی مکرم عبدالسلام صاحب لون کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد شفیع صاحب گنائی نے کی مکرم ماسٹر گلزار احمد صاحب نے نظم پیش کی محترم عبدالسلام راتھر صاحب آف ناصر آباد۔ مکرم محمد رفیق بٹ صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں صدارتی خطاب اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا اسی طرح دوسرے روز اطفال و ناصرات کے بھی اجلاسات اس عنوان پر ہوئے۔ خاکسار کی زیر صدارت۔ ایک پُر وقار تقریب بھی منایا گیا۔

★— محترم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ بھوبنیشور سے تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۳؍اخاء کو مسجد احمدیہ بھوبنیشور میں مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا انعقاد ہوا مکرم سید عبدالسلام صاحب نے نظم خوش الحانی سے پیش کی عزیز شیخ عبدالرحمٰن انوار نے اڑیہ میں نظم پیش کی۔ مکرم سید نصیر احمد صاحب مکرم نورالدین صاحب قائد مجلس مکرم سید محمد سرور صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدر محترم کی صدارتی تقریر اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

★— ۱۳؍اکتوبر کو گانگلہ (بنگال) میں زیر صدارت مکرم غلام مصطفیٰ صاحب تلاوت قرآن کریم سے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز ہوا۔ جس میں مکرم محمد زین الدین صاحب *

* اور مکرم غلام مرتضیٰ صاحب معلم وقف جدید کی تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا ٭

# احمدیہ مسلم مشن بمبئی پر حملہ تین افراد زخمی

## مستقل نمائش اور مسجد کو نقصان

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ بمبئی

صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے پروگرام اس سال کے شروع سے ہی جاری تھے۔ اور خاص طور پر اس کے آغاز پر بمبئی میں کئے جانے والے پروگراموں کی کافی دھوم ہوئی تھی کہ نیشنل T.V تک نے بمبئی کے پروگرام کور کئے تھے جماعت کی کامیابی مخالف علماء کو ایک نظر نہ بھاتی۔

مورخہ ۲۰ر اکتوبر کو ہماری پریس کانفرنس ہوئی جو کہ نہایت درجہ کامیاب رہی جس میں ۲۲ نمائندے وہ بھی بڑی بڑی اخبارات کے شریک ہوئے۔ اور اُسی دن ریڈیو نے ہماری کانفرنس اور نمائش کی خبر بھی تین زبانوں کو کنی مراٹھی۔ گجراتی۔ میں نشر کی۔ اور دوسرے دن اخبارات میں بھی بڑی اچھی خبریں شائع ہوئیں۔ جس میں صد سالہ جشن تشکر کے پروگرام بھی بتائے گئے تھے۔ یہ بات بھی علماء کے لئے اُن کے سینوں پر سانپ لوٹ جانے سے کم نہ تھی

مورخہ ۲۱ر اکتوبر کو پیشوایان مذاہب کا جلسہ ہوا۔ اور میدان میں ہی نمائش بھی لگائی گئی جو نہایت جاذب نظر تھی۔ مخالف علماء اس کامیابی پر اس قدر مشتعل ہوئے کہ ۲۱ر اکتوبر کی رات کو ہی دھمکی آمیز اور گالیوں کے ساتھ فون آنے شروع ہوئے اور ان لوگوں نے رات کو ہی ہمارے خلاف اشتہار شائع کئے اور فولڈر شائع کئے اور صبح صبح ہی بمبئی کے مختلف علاقوں میں چسپاں کر دیئے اور ہمارے بعض اشتہارات پر ان لوگوں نے اپنے اشتہارات لگائے ان کی اس حرکت سے انکی شرارت عیاں تھی۔ اس لئے ۲۲ر اکتوبر کے جلسہ پر پولیس کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔

مخالف علماء اپنے پروگرام کے مطابق جلسہ ختم ہونے سے ایک گھنٹہ قبل پنڈال میں آئے اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد کی تقریر کے دوران شور کرنے لگے کہ ہم چند سوالات کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کے جوابات دیئے جائیں چونکہ یہ سوال جواب کی محفل نہ تھی۔ اس لئے اُن کے سوال کا جواب دینا ممکن نہ تھا۔ اس پر ان لوگوں نے گالی گلوچ شروع کر دی چونکہ جلسہ کا وقت ختم ہو چکا تھا اس لئے اجلاس بارہ بجے رات ختم کر دیا گیا۔ اور بعد میں پولیس والوں نے ان شرپسندوں کو وہاں سے جانے کا حکم دیا اور پولیس نے ہمارے ساتھ واپسی کے لئے پورا تعاون دیا۔

رات ایک بجے کے قریب ہم لوگ احمدیہ مشن میں بخیریت پہنچ گئے۔ ہمارے پہنچنے کے کچھ دیر بعد ہی یہ تمام لوگ جو کہ اپنے آپ کو دین کے مجاہد خیال کر رہے تھے۔ ہمارے مشن ۱۷ر دائی۔ ایم سی۔ اے بمبئی۔ ۸ پر آ گئے۔ اور حجت بازی شروع کر دی کہ ہم اس وقت سوالات کریں گے ہم کو جوابات دیئے جائیں۔ جب ان سے کہا گیا کہ یہ کوئی وقت نہیں ہے۔ اس وقت رات کا ڈیڑھ بج چکا تھا آپ صبح کے وقت آئیں لیکن یہ لوگ پھر سے گالی گلوچ پر اتر آئے اور اپنا باطن ظاہر کرنے لگے۔ اس پر پھر سے پولیس کی مدد حاصل کی گئی۔ اور مکرم سید فضل احمد صاحب آئی جی بہار اور مکرم سید تنویر احمد صاحب نے پولیس کی مدد سے ان کو سمجھا بجھا کر واپس کیا اور یہ لوگ یہ کہتے ہوئے واپس گئے کہ ہم صبح گیارہ بجے پھر آئیں گے۔

چنانچہ یہ لوگ مکرم مفتی عزیز الرحمن صاحب فتحپوری کے ہمراہ بارہ بجے دن کو احمدیہ مشن پہنچ گئے ہم نے چائے پیش کی تو اُن لوگوں نے انکار کر دیا۔ اور ضد کرنے لگے کہ ہم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے بات کریں گے اور کسی سے نہیں کریں گے۔ جب اُن کے سامنے مجبوری پیش کی گئی تو یہ کہتے گئے کہ پھر ہم آج بات نہیں کریں گے کل کریں گے اور مفتی عزیز الرحمن صاحب۔ جو کہ ان کے لیڈر تھے کہنے لگے کہ اب کل میں نہ آؤں گا میرے آدمی ہی آئیں گے وہ آپ سے بات کریں گے۔ اور کسی اختلافی مسئلہ پر بات کئے بنا یہ لوگ واپس چلے گئے۔

۲۴ر اکتوبر کو یہ لوگ بارہ پندرہ افراد پر مشتمل تھے۔ بارہ بجے کے قریب مشن میں آئے اور مکرم سید فضل احمد صاحب کی صدارت میں بات شروع ہوئی۔ مخالف صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر بات کرنا چاہتے تھے۔ اور ہمارا یہ کہنا تھا کہ ہم اس مسئلہ پہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بات کریں گے۔ اور آہستہ آہستہ اس زمانہ کی طرف آئیں گے اور اس وقت پیشگوئیوں پر بھی بات ہو جائے گی لیکن وہ لوگ اس کے لئے راضی نہ تھے۔ یہ بحث آدھا گھنٹہ ہوتی رہی۔ اور کوئی نتیجہ نہ نکلا سید فضل احمد صاحب کو ایک ضروری کام سے جانا تھا۔ آپ ایک بجے مشن سے چلے گئے۔ لیکن بحث جاری رہی اور فضل صاحب کے چلے جانے کے بعد ہی یہ لوگ گالیوں پر اتر آئے اور تبرا بعلا کہنے لگے۔ اور فضا خراب کر دی۔ اس پر خاکسار نے پھر سے ان لوگوں کو ٹھنڈا کیا اور بٹھایا اس اثنا میں مکرم مفتی عزیز الرحمن صاحب آ گئے جبکہ یہ کہہ کر گئے تھے کہ میں کل نہیں آؤنگا جب آمد کی غرض پوچھی تو کہنے لگے میں کتب خرید کرنے آیا ہوں اور مجلس میں بیٹھ گئے۔ انہوں نے آتے ہی نقطہ فرید سے بدتر بنا دی اور گالی گلوچ سے آگے بڑھ کر ہاتھا پائی تک نوبت آئی۔ صرف اس بنا پر کہ آپ کے گندے منہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نکلنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ہے۔ چونکہ میں مفتی صاحب سے اس سے قبل بھی بات کر چکا تھا۔ اور ان کی فطرت سے اچھی طرح واقف تھا کہ انہوں نے ایک مرتبہ بحث کے دوران اپنے ہی مدرسہ میں تین مرتبہ ہاتھ اٹھایا تھا۔ کہ میں تمہارا منہ توڑ دونگا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا قرآن کریم کا ایک لفظ بھی تمہارے منہ سے نکلا تو بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا ان لوگوں کے نزدیک گستاخی تھی کہ ہر ایک میں اشتعال پیدا کر دیا چونکہ اذان کا وقت ہو گیا تھا اس لئے ہمارے ایک خادم نے اذان دینا شروع کی تو ان لوگوں نے فوراً اسپیکر کی تاریں توڑ دیں اور کہا کہ یہ کیسا بکواس لگا دی ہے۔ بس پھر کیا تھا کہ ایک ہنگامہ شروع کر دیا اور نمائش میں توڑ پھوڑ شروع کر دی اور پتھراؤ شروع کر دیا اور ہمارے افراد پر حملہ کر دیا اس میں مرزا سراج الحق صاحب مکرم مطیع الرحمن صاحب۔ اور عزیزم مظفر احمد عامل کو زیادہ چوٹیں آئیں خاکسار کو سید تنویر احمد صاحب کو بھی شیشوں سے معمولی زخم آئے۔

بلوائیوں نے مفتی صاحب کے ایک حکم پر مسجد کے شیشے اور نمائش کے شوکیس کے بڑے بڑے شیشے فوٹو فریم توڑ ڈالے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو پر اور خلفاء کے فوٹو پر جوتے پھینکے۔ اسی طرح صد سالہ جشن کا لوگو جس میں کلمہ طیبہ لکھا ہے کو توڑا گیا اور کلمہ طیبہ کی بے حرمتی کی گئی۔ اور یہ مجاہدین اسلام۔ اسلام کی سربلندی کا نعرہ لگاتے ہوئے پولیس کے آنے سے قبل ہی فرار ہو گئے اس میں اندازاً دس ہزار روپے کا نقصان ہوا ہے۔

پولیس نے مقدمہ درج کیا ہے۔ ایف

میں سے تین افراد کو قید کیا گیا اور ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔ بعدہ ان لوگوں نے جماعت کے خلاف اخبارات کے ذریعہ عوام الناس کو بھڑکانے کی کوشش کی لیکن الحمد للہ کہ عوام الناس ان مسجد کے ملاؤں سے جو علماءھم شر من تحت ادیم السماء کی صف میں آتے ہیں واقف ہیں کہ ان کی چال کا کوئی اثر نہ ہؤا۔ احباب جماعت اور قارئین سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور ان کے تمام تر منصوبوں کو ناکام کر دے آمین ثم آمین ۔

## ولادتیں

(۱) برادرم مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد فاضل نگران اعلیٰ بجے پور ہیڈ کوارٹرز کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ اکتوبر ۸۹ء کو چار بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کی ولادت سے قبل ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک "وقف نو" کے تحت نومولود کو وقف کیا گیا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے نومولود کی

صحت و سلامتی کے لئے نیز نیک صالح اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ واضح رہے کہ نومولود مکرم شیخ عبد الخالق صاحب مرحوم آف کوریل کشمیر کا پوتا اور مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش مرحوم کا نواسہ ہے اس خوشی کے موقعہ پر نومولود کی والدہ نے مبلغ ایک صد روپیہ اعانت بدر میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

خاکسار ظہیر احمد خادم قادیان

(۲) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۰ اکتوبر ۸۹ عزیزہ صالحہ بیگم اہلیہ جمیل احمد الہ دین صاحب ملک نما حیدر آباد کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام رومینا عائشہ تجویز کیا گیا ہے۔ بچی مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب سکندر آباد کی پوتی اور خاکسار کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی صحت و سلامتی اور دین کی خادمہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ مسعود احمد انیس معلم وقف جدید ڈوڈان

"بدر" کی مالی اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی فون نمبر ۶۲۹۴۴۳

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

AUTOWINGS
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS 600004
PHONE NO 76360
74358
آٹو ونگس

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان جمیلہ ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہٗ
پیشکردہ:- بانی پولیمرز کلکتہ ۴۶
ٹیلیفون نمبرز:- ۵۲۰۶، ۵۱۳۷، ۱۰۲۸، ۴۱۲

## درخواست ہائے دعا

⊙ — مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب لون سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ناصر آباد اعانت بدر میں پچاس روپیہ ادا کرتے ہوئے اپنی دینی و دنیوی ترقیات، بچوں کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور جملہ مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

⊙ — مکرم عبدالمنان صاحب راتھر سیکرٹری تبلیغ ناصر آباد نے اعانت بدر میں پچاس روپیہ ادا کئے ہیں اُن کی دینی و دنیوی ترقیات اور جملہ مشکلات کی دوری کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمود احمد خادم انسپکٹر بیت المال)

⊙ — مکرم الطاف احمد شاہ صاحب میشہ وار کشمیر باعزت ملازمت کے درخواست دعا کرتے ہیں۔


أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31-5-6. LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA-700073.

PHONES } OFFICE:- 275475
RESI. - 273903



أَرْشِدُوا أَخَاكُمْ

(اپنے بھائی کو ہدایت کرو!)

AZ

MOHAMMAD RAHMAT
PHONE 39 32 38.
89 35 18

SPECIALIST IN ALL KINDS OF:-
TWO WHEELER MOTOR VEHICLES.
45, B. PANDUMALI COMPOUND.
DR. BHADKAMKAR MARG. BOMBAY-400008.



اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ

ہر قسم کی برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARD BOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA -- 700072.



اِستادتوک

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا، تو ہر خرابی، بُرائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا

(محتاج دعا)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)



قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO.OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA,
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)

PHONES } OFFICE:- 6348179
RESI.- 6289389 } BOMBAY - 400099.



اِشْفَعُوا تُؤْجَرُوا

(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا!)

(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS,
DEALERS IN:- TIMBER TEAK POLES SIZES
FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE,
ELECTRICAL ACCESSORIES, ETC.
P.O. VANIYAMBALAM (KERALA)


## ہمارا مذہب

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"یاد رہے کہ جس قدر ہمارے مخالف لوگوں کو ہم سے نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھہراتے ہیں اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ یہ شخص مع اس کی تمام جماعت کے عقائد اسلام اور اصول دین سے برگشتہ ہے۔ یہ اُن حاسد مولویوں کے وہ افتراء ہیں کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افتراء نہیں کر سکتا۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو تو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔" (ایام الصلح ص۸۶)


طالبانِ دعا

محمد شفیق سہگل - محمد نعیم سہگل - محمد لقمان جہانگیر - مبشر احمد - ہارون احمد

پسران : مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم - کلکتہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٭ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

AHMADIYYA MUSLIM CENTENARY 1889-1989

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جُوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہر خوشگوار

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

[illegible]
(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

# جماعتِ احمدیہ کے صد سالہ جشنِ تشکر کا قادیان دارالامان میں

## اٹھانوے ۹۸ واں عظیم الشان

# جلسہ سالانہ

بتاریخ 18، 19، 20 دسمبر 1989ء
18، 19، 20 فتح سنہ 1368 ہش
بروز:- سوموار، منگلوار، بدھوار

**مقامِ اجتماع:- محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب!**

**تحقیقِ حق اور تعلیم اسلام و صداقتِ احمدیت معلوم کرنے کا بہترین موقعہ**

**پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر!**

**حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے رُوح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے رُوحانی اور علمی موضوعات پر جماعت احمدیہ کے علماء کرام خطاب فرمائیں گے!!**

۱۔ ہستئ باری تعالیٰ۔
۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ۔
۳۔ فضائلِ اسلام (انگریزی میں تقریر)
۴۔ اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر صد سالہ مساعی
۵۔ فیضانِ ختمِ نبوت جاری ہے۔
۶۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
۷۔ برکاتِ خلافت۔
۸۔ ظہورِ مصلح آخر الزمان (پنجابی زبان میں تقریر)
۹۔ احمدیت کے مستقبل کے بارہ میں پیشگوئیاں۔
۱۰۔ جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی و تربیتی ذمہ داریاں۔
۱۱۔ احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر۔
۱۲۔ مباہلہ کی دعوت اور اس کے نتائج۔

## نوٹ

(۱)۔ بیرونِ ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے۔
(۲)۔ جلسہ کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔
(۳)۔ ہمارا جلسہ خالص رُوحانی اور مذہبی جلسہ ہے۔ اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔
(۴)۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔
(۵)۔ مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سنا جا سکے گا البتہ درمیانی دن مستورات کا اپنا الگ پروگرام ہوگا

**الدّاعی:- ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت)**